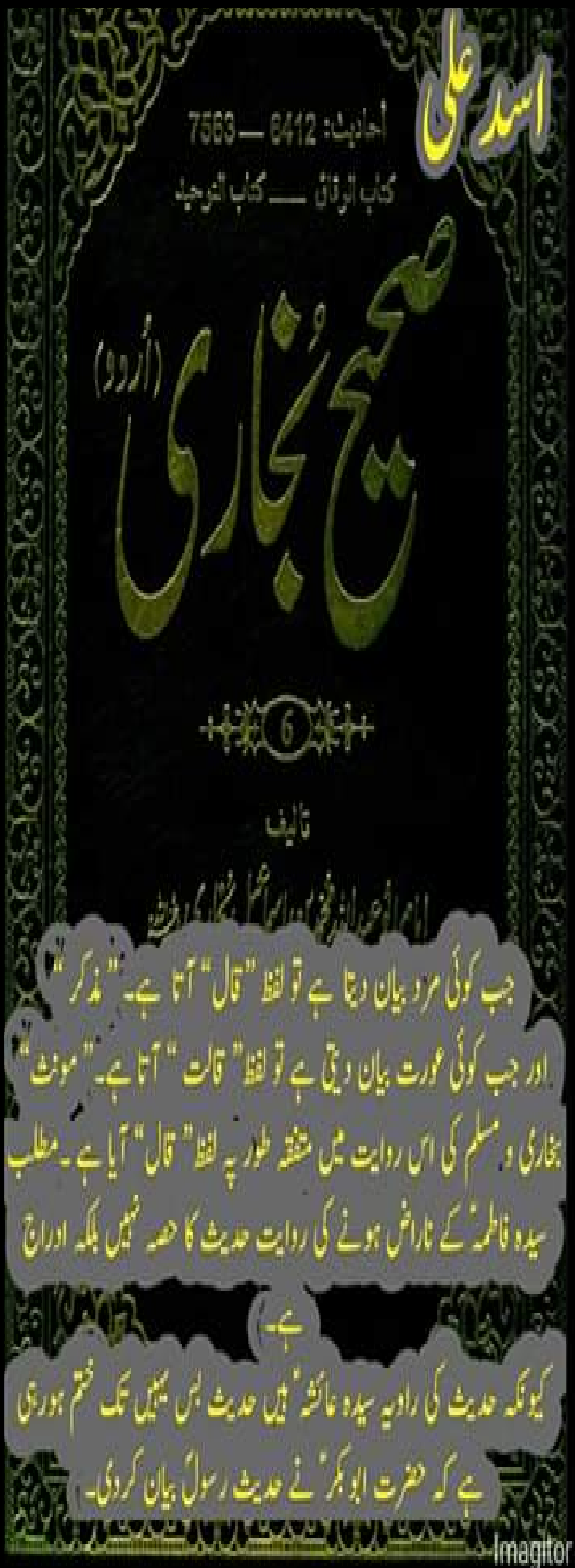

فائدہ: جس وقت علم اور علماء نہیں رہیں گے تو جہالت عام ہوگی۔ اس وقت گفتگو کا دارومدار صرف ظن و تخمین پر ہوگا۔ ایسے لوگوں کی زبانوں پر جھوٹ جلدی جاری ہوتا ہے۔ جب کسی کو قرآن و حدیث کا علم نہیں ہوگا تو اپنے گمان سے فیصلے کرے گا، اس طرح علم فرائض بھی ان کی بھینٹ چڑھ جائے گا۔

(۳) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»

باب 3- نبی ﷺ کے ارشاد: "ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہمارا ترکہ صدقہ ہوتا ہے" کا بیان

٦٧٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَيْهِمَا مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُمَا مِنْ خَيْبَرَ. (راجع: ٢٠٩١)

(6725) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، وہ رسول اللہ ﷺ کے ترکے سے اپنا وراثتی حصہ طلب کرتے تھے، یعنی یہ دونوں فدک کی زمین اور خیبر سے اپنے حصے کا مطالبہ کرتے تھے۔

٦٧٢٦ - فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ». قَالَ أَبُو

(6726) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: "ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم چھوڑیں وہ سب صدقہ ہے۔

فتح الباری: 12/7

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَكْرٍ: وَاللهِ لَا أَدَعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ، قَالَ: فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ، فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى مَاتَتْ. (راجع: ٢٠٩٣)

بلاشبہ حضرت محمد ﷺ کے اہل خانہ صرف اسی مال میں سے اپنے اخراجات پورے کریں گے۔" حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مزید کہا: اللہ کی قسم! میں کوئی ایسی بات نہیں ہونے دوں گا بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کام کرتے دیکھا میں بھی وہی کچھ کروں گا۔ اس وضاحت کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے مفارقت اختیار کر لی اور اپنی موت تک ان سے کلام نہ کیا۔

٦٧٢٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ». (راجع: ١٠٢٤)

(6727) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہمارا کوئی وارث نہیں بن سکتا، ہم جو کچھ بھی چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔"

Imagitor

اسد علی

أحاديث: 6412 — 7563

كتاب الرقاق — كتاب التوحيد

صحیح بخاری (اردو)

6

تالیف

امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

جب کوئی مرد بیان دیتا ہے تو لفظ "قال" آتا ہے۔ "مذکر" اور جب کوئی عورت بیان دیتی ہے تو لفظ "قالت" آتا ہے۔ "مونث" بخاری و مسلم کی اس روایت میں متفقہ طور پہ لفظ "قال" آیا ہے۔ مطلب سیدہ فاطمہؓ کے ناراض ہونے کی روایت حدیث کا حصہ نہیں بلکہ ادراج ہے۔

کیونکہ حدیث کی راویہ سیدہ عائشہؓ ہیں حدیث بس یہیں تک ختم ہو رہی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے حدیث رسولؐ بیان کر دی۔

Imagitor

تاریخِ یعقوبی کی حقیقت

أعيان الشيعة
الجزء: ١

السيد محسن الأمين

الكتاب: أعيان الشيعة
المؤلف: السيد محسن الأمين
الجزء: ١
الوفاة: ١٣٧١
المجموعة: مصادر التاريخ
تحقيق: تحقيق وتخريج : حسن الأمين
الطبعة:
سنة الطبع:
المطبعة:
الناشر:
ردمك:
المصدر:
ملاحظات:

مؤلفو الشيعة في أصول الفقه ١٣٧
فقهاء الشيعة في الحديث ١٣٩
الفرق بين الكتاب والأصل ١٤٠
المحدثون الشيعة ١٤١
الفقهاء الشيعة ١٤٣
مؤلفات الشيعة في دراية الحديث ١٤٨
الرحالون الشيعة ١٤٩
المؤرخون الشيعة مؤلفون الشيعة في السير و المغازي ١٥٣

اسد علی

اعیان الشیعہ:

تاریخ، سیرت اور مغازی پر شیعہ مصنفین کی تصانیف:

تاریخ یعقوبی، اس کا مصنف احمد بن ابی یعقوب واضح ہے۔

یہ تاریخ دو جلدوں میں لندن میں شائع ہوئی۔

پہلی جلد ابتداء خلیفہ سے ۲۵۹ تک یعنی خلیفہ معتمد کے زمانہ تک پھیلی ہوئی ہے۔

"اعیان الشیعہ از السید محسن الامین، جلد:۱، صفحہ:۱۵۴"

والتاريخ ٢٠٧.

واليعقوبي أحمد بن أبي يعقوب واضح. له التاريخ المعروف بتاريخ اليعقوبي مطبوع في ليدن في مجلدين من ابتداء الخليفة إلى ٢٥٩.

وأحمد بن محمد بن خالد البرقي. له كتاب التاريخ. كتاب اخبار الأمم ولعلهما واحد. أنساب الأمم. المغازي ذكرها النجاشي والشيخ في الفهرست ٢٧٤.

وإبراهيم بن محمد بن سعيد الثقفي. ذكر له النجاشي والشيخ في الفهرست كتبا كثيرة في التاريخ وغيره مع سندهما إليها مثل: المغازي. السقيفة. الجمل. صفين. الحكمين. النهر. الغارات. المقاتل. وغيرها ٢٨٣.

وأبو عبد الله محمد بن زكريا بن دينار مولى بني غلاب البصري قال النجاشي كان وجها من وجوه أصحابنا بالبصرة وكان اخباريا واسع العلم ثم ذكر كتبه في التاريخ وغيره وسنده إليها ٢٩٨.

اثبات الوصية

للامام علي بن أبي طالب

رجال نجاشي متوفى سنة 450 هـ شهيد اسماء الرجال

كتاب علي كما كتاب به كميل بن حبيب

المسعودي شهيد معتقب قبل

العلامة والمورخ الكبير

ابو الحسن علي بن الحسين بن علي الهذلي

المسعودي

صاحب تاريخ مروج الذهب

المتوفى سنة ٣٤٦ هجرية

ARCHIVE
http://Archivebeta.Sakhrit.com

ARCHIVE
http://Archivebeta.Sakhrit.com

الفهرست

أسماء مشايخ الشيعة

المقدمة

رجال النجاشي

اسماء علي

باب ١

الشيخ الجليل أبو العباس أحمد بن علي بن أحمد بن العباس

النجاشي الأسدي الكوفي

رحمه الله

١٤٠٧هـ

موقع الوراق
www.alwaraq.net

ARCHIVE
http://Archivebeta.Sakhrit.com

عبيد، وروى كتبه علي بن عبيد، أخبرنا

أخبرنا أبو عبد الله القزويني قال: حدثنا أحمد بن محمد قال: حدثنا

عبد الله بن جعفر عن إبراهيم بن أحمد عن علي بن

وذكر رواية النوادر عن جعفر وأخبرنا بها علي بن أحمد عن محمد بن

الحسين عن محمد بن الحسن الصفار في النوادر عن علي بكتابه كتاب

[١١٥]

علي بن الحسين بن علي

الحسين بن أبي الحسين الهلالي له كتاب الطلاق في أصول الديانات، كتاب

الزهد، كتاب الاعتصام، كتاب سير الملوك، كتاب نقض الأصول، كتاب الصفوة

في الأدعية، كتاب الهداية إلى تحقيق الولاية، كتاب العالم في السيرة والإمامة

في الخبرة، كتاب الدعاء، رواية أبي عبد الله الوليد بن أبي العلاء عنه السلام، رواية

أبي أبي عبد الله البطائني، أخبرنا الزهاد من الأدب الآداب والأخوان، الطالبان

كتاب مقرؤه الصلب وعدة الجوهر، كتاب الهوسة.

هذا رجل زيد أبو الحسين الهلالي رحمه الله أن له كتبه وصنفها وقال الفهد، و

في هذا الرجل إلى عدة الأدب والأخوان والإمامة

[١١٦]

علي بن عبد الله

أبو الحسن الجعفري الفقيه، قاله، من أصحابنا، له كتاب الاعتقاد على

مذاهب أهل الحديث أخبرنا به أبو عبد الله القزويني قال: حدثنا أحمد بن محمد

قال: حدثنا أبي عن أحمد بن محمد بن عيسى عنه بكتابه.

[١١٧]

علي بن الحسين بن محمد

الهلالي الجوزي العروف بالقاضي، وليا مصر، حدث عنه أبو بكر بن عبد

باب اسلم

١٥٦٤ – اسلم ابو رافع مولى النبي صلى الله عليه وسلم، مات قبل علي بن ابي طالب – قاله لنا مالك بن اسماعيل عن شريك عن ابي اليقظان، وقال لي يحيى بن سليمان عن ابن وهب عن عمرو عن بكير ابن الأشج عن الحسن بن ابي رافع: ان ابا رافع كان قبطيا، صحب النبي صلى الله عليه وسلم، حديثه في اهل المدينة.

١٥٦٥ – اسلم مولى عمر بن الخطاب القرشي العدوي المدني ابو خالد كان من سبي اليمن، سمع عمر، روى عنه القاسم بن محمد وزيد

ابن اسلم، قال لي الحزامي عن زيد بن عبد الرحمن بن زيد بن اسلم: توفي اسلم وهو ابن اربع عشرة ومائة وصلى عليه مروان بن الحكم، وقال لي محمد بن مهران عن محمد بن سلمة عن ابن اسحاق: بعث ابو بكر عمر بن الخطاب سنة احدى عشرة فأقام للناس الحج واباع فيها اسلم.

١٥٦٦ – اسلم بن زرعة الكلابي، سمع ابا موسى قوله، روى عنه عبد الله بن بريدة، يعد في البصريين.

كتاب
التاريخ الكبير
للحافظ الثقة شيخ الجرح والتعديل امام الدنيا
قتل فاطمہؑ کے جھوٹے واقعے کا
مرکزی راوی اسلم جو غلام عمرؓ
تھا وہ واقعہ کے وقت مدینہ میں
المجلد الثاني
موجود ہی نہیں تھا، شیعوں
کی کشتی وہاں ڈوبی جہاں پانی کم
تھا۔
اسد علی
Imagitor

مصنف ابن ابی شیبہ کی جس روایت سے شیعہ
سیدہ زہراؑ کا گھر جلنا دکھاتے ہیں اسکا جھوٹ بے
نقاب ۔ مرکزی راوی اسلم واقعہ کے وقت غیر
موجود۔

اسد علی

عَلَيْكُمْ لَيْلٌ، وَإِنَّهُ لَا بُدَّ لِلَّيْلِ أَنْ يَجُوسَ بِكُمْ، فَانْصَرِفُوا رَاشِدِينَ، فَرُدُّوا رَأْيَكُمْ، وَلَا تَرْجِعُوا إِلَيَّ فَانْصَرَفُوا عَنْهَا، فَلَمْ يَرْجِعُوا إِلَيْهَا، حَتَّى بَايَعُوا لِأَبِي بَكْرٍ.

(۳۸۲۰۰) حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (کی وفات) کے بعد جب حضرت ابوبکر کی بیعت کی گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آنے جانے لگے اور ان سے مشاورت کرنے لگے اور اپنے معاملہ (خلافت) میں ان سے تبادلہ خیال کرنے لگے۔ پس جب یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ غصہ سے بھرے ہوئے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس داخل ہوئے اور فرمایا اے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی! خدا کی قسم ان تمام لوگوں میں بھی تمہارے والد سے زیادہ کوئی محبوب نہیں۔ اور آپ کے بعد والد کے بعد بھی آپ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں۔ خدا کی قسم (الجبن) اگر یہ آپ کے پاس (۴۰ یا ۴۰) جمع ہوئے تو مجھے یہ (محبت والی) بات اس سے مانع نہیں ہوگی کہ میں لوگوں کو حکم دوں اور ان تمام (گھر میں موجود) افراد پر گھر کو جلا دیا جائے۔ راوی کہتے ہیں: پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ باہر چلے گئے تو یہ حضرات آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے تھے۔ اور انہوں نے خدا کی قسم کھا کر کہا ہے کہ اگر تم لوگ دوبارہ جمع ہوئے تو وہ تمہیں یا تمہارے گھر کو جلا دیں گے۔

أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَسْلَمَ أَنَّهُ حِينَ بُويِعَ لِأَبِي بَكْرٍ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ يَدْخُلَانِ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيُشَاوِرُونَهَا وَيَرْتَجِعُونَ فِي أَمْرِهِمْ، فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ، فَقَالَ: يَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَاللهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ أَبِيكِ، وَمَا مِنْ [الخطأ] أَحَدٍ أَحَبَّ إِلَيْنَا بَعْدَ أَبِيكِ مِنْكِ، وَأَيْمُ اللهِ مَا ذَاكَ بِمَانِعِي إِنِ اجْتَمَعَ هَؤُلَاءِ النَّفَرُ عِنْدَكِ أَنْ آمُرَ بِمَا أَنْ يُحْرَقَ عَلَيْهِمُ الْبَيْتَ قَالَ: فَلَمَّا خَرَجَ عُمَرُ جَاءُوهَا، فَقَالَتْ: تَعْلَمُونَ أَنَّ عُمَرَ قَدْ جَاءَنِي وَقَدْ حَلَفَ بِاللهِ لَئِنْ عُدْتُمْ لِيَتْرُكَنَّ عَلَيْكُمُ الْبَيْتَ وَأَيْمُ اللهِ لَيُمْضِيَنَّ لِمَا حَلَفَ عَلَيْهِ، فَانْصَرِفُوا رَاشِدِينَ، فَرُدُّوا رَأْيَكُمْ، وَلَا تَرْجِعُوا إِلَيَّ، فَانْصَرَفُوا، عَلِمُوا فَلَمْ

(۲۹) أخرجه البخاري: ۱۲/۱۴۸-۱۴۹ من حديث صالح بن كيسان عن الزهري به.
(۲۹) إسناده ضعيف، فيه عامر بن يحيى الخطط للحديث.
(۳۱) كذا في الأصول، وفي المطبوع: لأن أحرقهما.

تَرْجِعُوا إِلَيْهَا حَتَّى بَايَعُوا لِأَبِي بَكْرٍ[۳۱].

۳۸۰۶۲- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمْ

مصنف ابن ابی شیبہ کی اس روایت
کے عربی متن حاشیہ میں صاف
صاف لکھا ہے کہ اس روایت کے راوی
اسلم کا واقعہ کے وقت ہونا ثابت نہیں

۱۲/۲۱۶ ، أبا زاهر باطلة[۲۱].

۳۸۰۶۵- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَنْظَلٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ جَمِيلٍ الرَّحَبِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ خَالِدُ الْبَيِّ ﷺ، فَقَالَ: «إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدْرُ بَقَائِي فِيكُمْ، فَاقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي، وَالْفِرَارُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَتَعَلَّمُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَمَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُودٍ مِنَ الْخَيْرِ فَصَدِّقُوهُ»[۲۱].

۳۸۰۶۶- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سَالِمٍ الْمُرَادِيِّ، أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ

(۲۱) أخرجه أحمد (الميمنية) ۵/۳۸۲ من طريق وكيع به.
(۲۱) إسناده ضعيف، عبد السلام بن حنظل لم يرو عنه غير عوف الرحبي، وقد قيل إن عبد السلام بن حنظل هو ابن حنظلة بن سبرة أحد عشر، فعلى هذا يكون أخوه هذا الحادث، ولكن مقتضى ذلك أن تكون له صحبة ولم

Imagitor

المصنف
لابن أبي شيبة

عربی متن کتاب کا ٹائیٹل پیج

Imagitor

رسول الله ﷺ من بعده ثاني اثنين إذ هما في الغار أبو بكر الصديق
البين ، ثم أخذت بيده وبادرني رجل من الأنصار فضرب على يده قبل
أن أضرب على يده فتتابع الناس وميل عن سعد بن عبادة فقال الناس :
قتل سعد فقلته الله ثم انصرفنا، وقد جمع الله أمر المسلمين بأبي بكر فكانت
لسري فلتة كما أعطى الله خيرها من وقى شرها ، فمن دعا إلى مثلها فهو
الذي لا بيعة له ولا لمن بايعه . (ش) .

١٤١٣٨ - عن أسلم أنه حين بويع لأبي بكر بعد رسول الله ﷺ
كان علي والزبير يدخلون على فاطمة بنت رسول الله ﷺ ويشاورونها
ويرجعون في أمرهم ؛ فلما بلغ ذلك عمر بن الخطاب خرج حتى دخل على
فاطمة ، فقال : يا بنت رسول الله ما من الخلق أحد أحب إلي من أبيك ،
وما من أحد أحب إلينا بعد أبيك منك ، وايم الله ما ذاك بمانعي إن
اجتمع هؤلاء النفر عندك أن آمر بهم أن يحرق عليهم الباب ، فلما خرج
عليهم عمر جاؤها قالت : تعلمون أن عمر قد جاءني وقد حلف بالله لئن عدتم
ليحرقن عليكم الباب ، وايم الله ليمضين لما حلف عليه : فانصرفوا
راشدين فروا[1] رأيكم ولا ترجعوا إلي فانصرفوا عنها ولم يرجعوا إليها حتى

(١) فروا أقروه أقره : فعلت به ما يفر منه ويهرب . يقال : فر يفر فرا
فهو فار إذا هرب . النهاية (٣/٤٢٧) ب .

كنز العمال

في سنن الأقوال والأفعال

شیعوں کی چالبازی۔ اس کتاب
میں بھی فاطمہؓ کے گھر جلنے کی
دھمکی کا راوی اسلم ہے جسکے
مطعلق ثابت ہے کہ وہ موقع پہ
موجود نہیں تھا۔ لہذا یہ روایت
بھی باطل تاویل ہے اور منکر
ہو گئی۔

مؤلف اسد علی

Imagitor

اور یہ قصہ مشہور عوام اور زبان زد خلق تھا۔ اگر انتہی پایندی، تاکید، شہرت اور تواتر کے باوجود بھی عمل نہ کریں تو پھر حضرات کے سامنے کھی ہوئی بھی فرد ان چیکیا اٹھ دوانتی۔

حاصل کلام یہ کہ کسی بھی صورت میں اس تقریر سے رد کرنے سے امت کی حق تلفی نہیں ہوتی، نہ بھات دینی پردہ خفا میں رہتے ہیں، ان کا بے خیال یا ظلم بھی امام مہدی کی غیبت کے لغو خیال کا چیرہ ہے۔ کہ اسکی حقیقت بھی وسوسہ اور وہم کے سوا کچھ نہیں اور وہم کی بیماری کا علاج کسی کے پاس بھی نہیں، حتیٰ کہ لقمان حکیم کے پاس بھی نہیں۔

الغرض (علاوہ سر بھی واضح ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جناب سیدہ الطاہرہ رضی اللہ عنہا کا مکان جلا دیا۔ اور آپ کے پہلوئے مبارک میں تلوار کا کپوکا دیا کہ اس کے صدمہ سے آپ کا حمل ساقط ہو گیا، یہ قصہ سر بمہر جان اور بدرجہ غایت افترا اور جھوٹ ہے اسکی کوئی اصلیت نہیں، اس لئے ائمہ حضرات کی اکثریت اس قصہ کی قائل ہی نہیں۔ اتفاق سے ہم گھر جانے کا ارادہ کیا تھا مگر وہ زیر بحث میں نہیں آسکا۔ حالانکہ قصہ و ارادہ دل کی کیفیت ہے جس پر خدا کے سوا کسی کو اطلاع نہیں ہو سکتی۔

اگر ان کی مراد یہ ہو کہ آپ نے زبانی طور پر ڈرایا دھمکایا اور کہا کہ میں اسکو جلا دوں گا تو یہ ارادہ اور دھمکی بھی ان لوگوں کے لئے تھی جو جناب سیدہ کے مکان کو اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہوئے مجرم فاسق کا محل اور جائے پناہ تھا اور جسے انہوں نے حرم مکہ کا درجہ دے رکھا تھا، اور خلیفہ اول کی خلافت کے خلاف [illegible] مشورے کرتے اور منصوبے بناتے اور فتنہ و فساد برپا کرنے کی تدبیریں سوچتے، جو جناب سیدہ و [illegible] سے شاکی اور ناراض تھیں۔ مگر جس شخص نے جب کھلم کھلا ان کو [illegible] سے پیش آتے دیکھا تھا کہ [illegible] کو ان [illegible] حقیقت واقعہ کا علم ہوتا تو آپ [illegible] کو جلا دیں گے [illegible] کی دھمکی کی تعمیل [illegible] ارشاد مبارک سے فرمایا جس میں آپ [illegible] دھمکی دی تھی کہ [illegible] جلا دوں گا۔

اور حضرت ابوبکر [illegible] آپ کے صدر [illegible] کے منصوبے بنا رہے تھے [illegible] کے مستحق [illegible] کے وقت [illegible] اور [illegible] کے بارے میں [illegible] اور [illegible] اور [illegible] روایات منقول ہیں [illegible] ان لوگوں کو اس [illegible] ہے بدرجہا کہ [illegible] ذوالنورین جناب عثمان رضی اللہ عنہ [illegible] بعد جب آپ [illegible] خلافت کا [illegible]

www.Ahlehaq.com
تحفہ اثنا عشریہ اردو
اسد علی
وہ عظیم الشان اور علمی کتاب جس میں شیعہ مذہب کی ابتداء ان کے بے شمار فرقے شیعوں کے اسلاف و علماء اور ان کی کتابیں و احادیث اور ان کے راویوں کے حالات، ان کے طریقے جن سے وہ سادہ لوگوں کو اپنے مذہب کی طرف بلاتے ہیں۔ الوہیت، نبوت، معاد اور امامت کے بارے میں ان کے عقائد، ان کے پوشیدہ و فقہی مسائل، صحابہ کرام، ازواج مطہرات اور اہل بیت کے متعلق ان کے عقائد و اقوال، ان کے ادیان و تعصبات اور جہلوات کی تفصیل۔ غرض اس کتاب میں اس موضوع کے تمام مباحث جمع کر دیئے گئے ہیں۔
شیعوں کا ایک ملا "شہنشاہ نقوی" کتاب "تحفہ اثناء عشریہ" کی اس روایت سے حضرت عمر پہ قتل فاطمہ کا الزام لگا رہا تھا۔ شہنشاہ نقوی اپنے کتوروں کے ساتھ آنکھ کھول کہ پڑھو زرا کیا لکھا ہے یہ
شہنشاہ نقوی کے دماغ میں بھوسہ بھر گیا ہے باتیں الٹی کرنے لگ گیا ہے کتاب میں لکھا کیا ہے اور وہ ویڈیوز میں بولتا کیا ہے۔ یہ عادت اکیلی پوری قوم کی ہے اس کتاب سے بھی ردوائض الشیعہ فاطمہ کا استدلال کرتے ہیں
Imagitor

اسد علی

كتاب الأموال

تأليف إمام الحديث والفقه واللغة والأدب

أبي عبيد القاسم بن سلام

١٥٧ - ٢٢٤ هـ / ٧٧٤-٨٣٧م

لتقديم ودراسة وتحقيق

الدكتور محمد عمارة

٣٥١ ـ عن أنس بن مالك «أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الفَتْحِ وعليه مِغْفَرٌ[1] من حديد. فقيل: هذا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقاً بأَسْتَارِ الكَعْبَةِ. فقال: اقتلوه».

قال أبو عبيد: فهذا ما رُوِيَ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في قتل الأسارى وقد عَمِلَتْ به الخلفاء بعده.

٣٥٢ ـ كُتِبَ إلى أبي بكر الصديق: في أسير من المشركين قد أُعْطِيَ به كذا وكذا. فكتب: أن لا تفادوا به، واقتلوه.

٣٥٣ ـ عن حميد بن عبد الرحمن بن عوف عن أبيه عبد الرحمن قال: «دخلتُ على أبي بكر أعوده في مرضه الذي تُوُفِّيَ فيه، فسلمت عليه وقلتُ: ما أرى بأساً، والحمد لله، ولا بأس على الدُّنيا. فوالله إنْ عَلِمْنَاكَ إلاَّ كنتَ صالحاً مُصلِحاً. فقال: أمَا إني لا أَسَى على شيء إلا على ثلاثٍ فَعَلْتُهُنَّ، وَدِدْتُ أني لم أَفْعَلْهُنَّ، وثلاثٍ لم أفعلهن وَدِدْتُ أني فعلتهن، وثلاثٍ وَدِدْتُ أني سألتُ رسول الله صلى الله عليه وسلم عنهن. فأمَّا الَّتي فعلتُها وَوَدِدْتُ أني لم أفعلها، فوددت أني لم أكن فعلت كذا وكذا ـ لخلَّة ذكرها ـ قال أبو عبيد: لا أريد ذكرها ـ وَوَدِدْتُ أني يَوْمَ سَقِيفَةِ بَني سَاعِدَةَ كُنْتُ قَذَفْتُ الأمر في

---

٣٥١ ـ السند: [قال: حدثنا يحيى بن بكير، عن مالك بن أنس، عن ابن شهاب...].

٣٥٢ ـ السند: [قال: حدثنا حجاج، عن ابن جُريج، عن معمر، عن عبد الكريم، قال:].

٣٥٣ ـ السند: [قال: حدثني سعيد بن عُفير، قال: حدثني علوان بن داود ـ مولى أبي زُرْعة بن عمرو بن جرير ـ عن حُميد بن عبد الرحمن بن حميد بن عبد الرحمن بن عوف، عن صالح بن كيسان...].

---

(١) المغفر ـ بكسر الميم وسكون الغين ـ: زرد يلبسه المحارب تحت القلنسوة. والجمع: مغافر.

کتاب الاموال کی اس روایت میں کہ ابو بکرؓ دو فاطمہؓ کو کھلوا کر شرمندہ تھے اسکا راوی "علوان بن داود" منکر الحدیث ہے ملاحظہ کریں "لسان المیزان جلد ۵ صفحہ ۴۷۲"

Imagitor

المعجم الکبیر جلد ۱ صفحہ ۶۲

حضرت ابو بکر کا پچھتانا۔ ضعیف روایت

ومما أسند أبو بكر الصديق رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

۶۲- حدثنا أبو الزنباع روح بن الفرج المصري ثنا سعيد ابن عفير حدثني عثمان بن داود البجلي عن عبد بن عبدالرحمن بن عبد بن عبدالرحمن بن عوف عن صالح بن كيسان عن عبد بن عبدالرحمن بن عوف عن أبيه قال: دخلت على أبي بكر رضي الله عنه أعوده في مرضه الذي توفي فيه فسلمت عليه وسألته كيف أصبحت؟ فاستوى جالسا فقلت: أصبحت بحمد الله بارئاً، فقال: أما إني على ما ترى وجع وجعلتم لي شغلا مع وجعي، جعلت لكم عهداً من بعدي واخترت لكم خيركم في نفسي فكلكم ورم لذلك أنفه رجاء أن يكون الأمر له، ورأيت الدنيا قد أقبلت وأنا تقبل وهي جائية وستجدون بيوتكم بسور الحرير ونضائد الديباج، وتألمون ضجائع الصوف الأذري، كأن أحدكم على حسك السعدان، ووالله لأن يقدم أحدكم فيضرب عنقه في غير حد خير له من أن يسبح في غمرة الدنيا، ثم قال: أما إني لا آسى على شيء إلا على ثلاث فعلتهن وددت أني لم أفعلهن، وثلاث لم أفعلهن وددت أني فعلتهن، وثلاث وددت أني سألت رسول الله ﷺ عنهن، فأما الثلاث اللاتي وددت أني لم أفعلهن، فوددت أني لم أكن كشفت بيت فاطمة وتركته وإن أغلق على الحرب، ووددت أني يوم سقيفة بني ساعدة كنت قذفت الأمر في عنق أحد الرجلين أبي عبيدة أو عمر، فكان أمير المؤمنين وكنت وزيراً، ووددت أني حيث كنت وجهت خالد بن الوليد إلى أهل الردة أقمت بذي القصة فإن ظفر المسلمون ظفروا وإلا كنت ردءاً أو مدداً. وأما اللاتي وددت أني فعلتها، فوددت أني يوم أتيت بالأشعث أسيراً ضربت

۶۲- في مجمع الزوائد (۹/۲۰۲) وفيه عثمان بن داود البجلي وهو ضعيف وهذا الأثر مما أنكر عليه. ومن طريقه رواه أبو نعيم في الحلية (۱/۳۱).

الاستيعاب

في معرفة الأصحاب

لأبي عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر

المجلد الثالث

اسد علی

تحقيق

الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جلد ۳ 👈
میں گھر جلانے کی دھمکی بھی نہیں بس
بیعت پہ زور دیا گیا۔۔اوپر سے روایت بھی
منقطع جھوٹی ہے الجہضمی العدوی اسکا راوی جو
موقع پہ غیر موجود ہے۔

دار الجيل
بيروت

حدثنا محمد بن أحمد، حدثنا محمد بن أيوب، حدثنا أحمد بن عمرو (١) البزار، حدثنا أحمد بن يحيى، حدثنا محمد بن نمير (٢)، حدثنا عبد الله (٣) بن عمر، عن زيد بن أسلم، عن أبيه - أن عليًا والزبير كانا حين بُويع لأبي بكر يدخلان على فاطمة فيشاورانها ويراجعان في أمرهم، فبلغ ذلك عمر، فدخل عليها عمر، فقال: يا بنت رسول الله، ما كان من الخلق أحدٌ أحبَّ إلينا من أبيك، وما أحد أحبَّ إلينا بعده منك، وقد بلغني أنّ هؤلاء النفر يدخلون عليك، ولئن بلغني لأفعلنّ ولأفعلنّ. ثم خرج وجاءوها، فقالت لهم: إن عمر قد جاءني وحلف لئن عدتم ليفعلنّ، وايم الله ليفينّ بها، فانظروا في أمركم، ولا ترجعوا إليّ. فانصرفوا فلم يرجعوا حتى بايعوا لأبي بكر.

وحدثنا أحمد بن محمد، حدثنا أحمد بن الفضل، حدثنا محمد بن جرير، حدثنا محمد بن سلمة، عن ابن إسحاق، عن عبد الله بن أبي بكر، أنّ خالد بن سعيد لما قدم من اليمن بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم تربّص ببيعته [لأبي بكر (٤)] شهرين، ولقي علي بن أبي طالب، وعثمان بن عفان، وقال: يا بني عبد مناف، لقد طبتُم نفسًا عن أمركم بيد غيركم، فأما أبو بكر فلم يحفل بها، وأما عمر فاضطننها (٥) عليه، فلما بعث أبو بكر خالد بن سعيد أميرًا على ربع من أرباع الشام، وكان أول من استعمل عليها، فجعل عمر يقول:

---

(١) في ش: عمر.
(٢) في ش: بشر.
(٣) في ش: عبيد الله.
(٤) من ش.
(٥) في د: فاضطغنها.

شیعوں کی چالبازی ملاحظہ کریں۔اس روایت کا راوی بھی اسلم العدوی ہے جسکا موقع پہ موجود ہونا ثابت نہیں۔اوپر سے روایت میں گھر جلانے کا تذکرہ بھی نہیں ہے بس بیعت کرنے پہ زور دیا گیا۔مگر روایت پھر بھی منقطع ہو گئی ہے۔

Imagitor
Imagitor

اسد علی

ازالۃ الخفاء

عن خلافۃ الخلفاء

شیعوں کی ایام فاطمہ کے نام پہ دھوکہ دہی۔

شیعہ حضرات کتاب "ازالۃ الخلفاء جلد ۴" سے جھوٹی دلیل دیتے ہیں کہ عمرؓ نے فاطمہؓ کا گھر جلایا۔ جبکہ صرف دھمکی دینا ہی لکھا ہے جبکہ اسکی روایت میں بھی مصنف ابن ابی شیبہ کی طرح راوی اسلم العدوی ہے۔ آپ پہلے اسلم العدوی کا دھمکی دیتے وقت موجود ہونا تو ثابت کرو۔؟

"اسلم تابعی غلام عمرؓ سن گیارہ ہجری ماہ ذوالحجۃ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ مدینہ آیا۔" تاریخ الکبیر از امام بخاری جلد ۲ صفحہ ۲۴" کراچی

ابی طالب سبح بعد العصر رکعتین فی طریق مکۃ فرآہ عمر فتغیظ علیہ ثم قال اما واللہ لقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عنہما ابوبکر عن اسلم باسناد صحیح علی شرط الشیخین انہ حین بویع لابی بکر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان علی والزبیر یدخلان علی فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیشاورونہا ویرتجعون فی امرہم فلما بلغ ذلک عمر بن الخطاب خرج حتی دخل علی فاطمۃ فقال یا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ ما من الخلق احب الینا من ابیک وما من احد احب الینا بعد ابیک

کی مخالفت کرے اس کی گردن مار دینا۔ احمد بن حنبل، زہری سے وہ ربیعہ بن دراج سے کہ علی بن ابی طالب نے بعد عصر دو رکعت نوافل مکہ کے راستہ میں پڑھیں اس کو عمرؓ نے دیکھا تو وہ علیؓ پر ناراض ہوئے پھر فرمایا خبردار واللہ میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع کیا ہے۔ ابوبکر، اسلم سے روایت کرتے ہیں باسناد صحیح شیخین کی شرط پر کہ یہ واقعہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر سے بیعت کر لی گئی اور علی اور زبیر فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر جا کر ان سے مشورہ کیا کرتے تھے اور اپنے امر (بیعت) کے بارے میں تبادلۂ آراء کرتے۔ جب اس اجتماع کی اطلاع عمر بن الخطاب کو پہنچی تو وہ نکل کر فاطمہؓ کے پاس پہنچے اور کہا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی خدا کی قسم مخلوق میں سے کوئی ہم کو تمہارے باپ سے زیادہ پیارا نہیں تھا اور تمہارے باپ کے بعد اب ہمیں

اس روایت میں بھی راوی اسلم العدوی ہے جسکا واقعہ کے وقت موجود ہونا ثابت نہیں۔ پڑھئے "تاریخ الکبیر از امام بخاری جلد ۲ صفحہ ۲۴"

www.KitaboSunnat.com

منک وایم اللہ ما ذلک بمانعی ان اجتمع ہؤلاء النفر عندک ان امر بہم ان یحرق علیہم البیت قال فلما خرج عمر جاؤہا فقالت تعلمون ان عمر قد جاءنی وقد حلف باللہ لئن عدتم لیحرقن علیکم البیت وایم اللہ لیمضین لما حلف علیہ فانصرفوا راشدین فروا رایکم ولا ترجعوا الی فانصرفوا عنہا فلم یرجعوا الیہا حتی بایعوا لابی بکر مالک عن اسلم مولی عمر ان عمر بن الخطاب رای علی طلحۃ بن عبید اللہ

تم سے زیادہ پیارا کوئی نہیں اور خدا کی قسم اگر یہ جماعت (بنو ہاشم) آ
تمہارے پاس جمع ہوئی تو یہ بات (یعنی آپ کا پیارا ہونا) مجھے اس بات
سے نہ روک سکے گی کہ میں ان کے بارے میں یہ فیصلہ کر لوں کہ ان کے اوپر
گھر کو جلا دیا جائے کہا کہ جب عمرؓ نکلے تو یہ لوگ فاطمہؓ کے پاس پہنچے تو انہوں
نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ عمر میرے پاس آیا اور اس نے خدا کی قسم کھائی ہے
اگر تم پھر جمع ہوئے تو وہ ضرور تمہارے اوپر اس گھر کو جلا دے گا اور خدا
قسم جس چیز پر وہ قسم کھا کر گیا ہے اس کو وہ ضرور کر گزرے گا تو عافیت
ساتھ لوٹ جاؤ اور جو رائے مشورہ کرتے ہو کئے جاؤ مگر میرے پاس لوٹ
آؤ تو یہ سب ان کے پاس سے واپس ہو گئے اور پھر لوٹ کر ان کے پاس نہ

الامامت والسیاست

مؤلف

ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری سنی

مترجم

مولانا ملک محمد شریف شاہ رسولوی

الناشر

حق برادرز 8۔ مسلم سنٹر، میٹرو جی روڈ، اردو بازار لاہور

Presented by Ziaraat.Com

میزان الاعتدال اُردو

مؤلفہ

الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ

المتوفی سنۃ ۷۴۸ھ

شیعوں کی ایک اور بھونڈی دلیل کا منہ توڑ جواب۔

شہنشاہ نقوی کو جواب

اسد علی

مکتبہ رحمانیہ

فرنٹیئر بک سنٹر اردو بازار لاہور
042-37234219 37351741

(علوان)

۵۷۶۹۔ علوان بن داود البکائی

یہ حضرت حر بن الصباح نے ایک قول کے مطابق علوان بن داود سے اور ایک قول کے مطابق ابن صالح سے روایت کیا ہے۔ اس کا نام علوان بن داود اور ایک قول کے مطابق ابن صالح لکھا گیا ہے۔ یہ منکر الحدیث ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے کئی احادیث منقول ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی اور وہ روایات صرف اسی سے ہی منقول ہیں۔ ابو سعید بن یونس کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ عقیلی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حمید بن عبد الرحمن کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قعدت على ابي بكر اقوده فاستوى جالسا فقلت: اصبحت بحمد الله بارئا فقال: اما اني على ما ترى لي، جعلت لي محضر المهاجرين شغلا هو وجعي، جعلت لكم فيها من بعدي، واخترت لكم غيركم لي نفسي، لكلكم من ذلك ورم الفعد، رجاء ان يكون الامر له، ورايتم الدنيا وقد اقبلت وما تقبل وهي جانية فتتحلون حرير، وتفاخذ الديباج، وتأكلون من عجائب الصوف الازري، حتى كان احدكم على عضاة السعدان، والله لان يقدم احدكم فتضرب عنقه في غير حد غير له من ان يسع في غبرة الدنيا، والله اول فال بالناس تصفقون بهم في الطريق يمينا وشمالا، يا هناق الطريق انما هو الفجر او البحر فقال له عبد الرحمن: لا تكثر علي ما بك، فوالله ما ترمت

الهدایا - AlHidayah

الا الخير، وما الناس الا رجلان: رجل راق ما رايت، ورجل راق غير الله، فانما يشير عليك برايه فسكت ثم قال عبد الرحمن: ما ارى بك باسا والحمد لله، فلا تاس على الدنيا، فوالله ان عليك لا كنت صابحا ممسيا، فقال: اني لا آسى على شيء الا على ثلاث وددت اني لم افعلهن: وددت اني لم اكشف بيت فاطمة وتركته، وان اغلق على الحرب، وددت اني يوم السقيفة كنت قذفت الامر في عنق ابي عبيدة او عمر، فكان اميرا وكنت وزيرا، وددت اني كنت حيث وجهت خالد بن الوليد الى اهل الردة الجت بذي القصة [illegible] المسلمون فقروا والا كنت بعمد اللقاء او عمدا وثلاث [illegible] فانه قد غيل لي [illegible] حرقه والله سريعا [illegible] غير اني العراق فاكون [illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] سائله هل للانصار في هذا [illegible] حاجة

"میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے گیا۔ میں نے ان سے عرض کیا: اے خلیفۃ رسول اللہ! آج آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ تو وہ بولے: تم جو میری صورت حال دیکھ رہے ہو تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اپنی اس تکلیف کے ہمراہ مہاجرین کے گروہ کے ساتھ ایک صورتحال رکھی اور اپنے بعد تم لوگوں کے لئے ایک عہد (یعنی وصیت) کیے ہے اور تمہارے لیے اپنے بعد ایک شخص کا انتخاب کیا ہے جو میرے نزدیک تم سب سے بہتر ہے اگر پھر تم سب کو پتا ہوتا کہ [illegible] اس شخص کو جو پیچھے رہ گیا ہے حکومت مل جائے گی تو میں نے اس کو آگے کر دیا ہوتا اور جب وہ آ رہی ہے اور جب وہ آ رہی ہے تو

میزان الاعتدال کی اس روایت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پچھتانے کی روایت کا راوی علوان بن داود منکر الحدیث ہے۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا پچھتاوا: ضعیف روایت

مسكنة ، موشومة اليدين ، وهو يقول: أترضون بمن أستخلف عليكم؟ فإني والله ما ألوت من جهد الرأي ، ولا وليت ذا قرابة ، وإني قد استخلفت عمر بن الخطاب ، فاسمعوا له ، وأطيعوا ! فقالوا: سمعنا ، وأطعنا (١). (٣: ٤٢٨)

١٩٤ حدثني عثمان بن يحيى بن عثمان الفرقساني ، قال: حدثنا سفيان ابن عيينة ، عن إسماعيل ، عن قيس ، قال: رأيت عمر بن الخطاب وهو يجلس إلى الناس عنده ، وبيده عُرْبُدة ، وهو يقول: أيها الناس ! اسمعوا وأطيعوا قول خليفة رسول الله ﷺ ! إنه يقول: إني لم أكلم نصحاً. قال: ومعه مولى لأبي بكر فقال له: شديد ، معه الصحيفة التي فيها استخلاف عمر (٢).

١٩٥ حدثنا يونس بن عبد الأعلى ، قال: حدثنا يحيى بن عبد الله بن بكير ، قال: حدثنا الليث بن سعد ، قال: حدثنا مُوَلَّى لآل صالح بن كيسان ، عن عمر بن عبد الرحمن بن عوف ، عن أبيه: أنه دخل على أبي بكر الصديق رضي الله تعالى عنه في مرضه الذي تُوُفِّيَ فيه ، فأصابه مغشياً ، فقال له عبد الرحمن: أصبحت بحمد الله بارئاً ! فقال أبو بكر رضي الله عنه: أتراه؟ قال: نعم ، قال: إني والله لخائف عليكم في نفسي ! فكلكم وزره أحد من ذلك ، يريد أن يكون الأمر له دونه ، ورأيتم الدنيا قد أقبلت وتمثلت ، وهي مقبلة حتى تأخذوا سنور البحر وضفادعه ، وتأتوا الاضطجاع على الصوف الأدرِيّ ! كما يأتم أحدكم أن ينام على حسكك ! والله لأن يقدم أحدكم فتضرب عنقه في غير حدّ خيرٌ له من أن يخوض في غمرة الدنيا ، وأنتم أوّل فساق بالناس غداً ، فتصدونهم عن الطريق يميناً وشمالاً ! فإن الطريق ، إنما هو الفجر أو النجر ، فقلت له: خفض عليك رحمك الله ! فإن هذا يهيضك إلى العراك. إنما الناس في العراك بين رجلين: إما رجلٌ رأى ما رأيت فهو معك ، وإما رجلٌ خالفك فهو شرٌ عليك ، وصاحبك كما تحب ! وأنا مخلصك وإن لم أجرّ ، ولم أزل صالحاً مُصْلِحاً ، وإنك لا تأسى على شيء من الدنيا.

فقال أبو بكر رضي الله عنه: أجَلْ ، إني لا أسى على شيء من الدنيا إلا على ثلاث فعلتُهنّ ! وددت أني تركتهنّ ، وثلاث تركتهنّ ! وددت أني فعلتهنّ ! وثلاث

(١) إسناده ضعيف.

(٢) إسناده ضعيف.

وددت أني سألتُ صاحبَ رسولِ اللهِ ﷺ . ذاك البيارق الذي وددت أني تركتهنّ ! فوددت أني لم أكشف بيت فاطمة عن شيء ، وإن كانوا قد غلّقوه على الحرب ، ووددت أني لم أكن عرّفت الحجاة السُّلَمِيّ ، وإني كنت قتلته سريعاً ، أو خليته نجيحاً. ووددت أني يوم سقيفة بني ساعدة كنتُ قذفت الأمر في عنق أحد الرجلين ، ويزيد عمر ، وإنا عبيدة. فكان أحدهما أميراً ، وكنت وزيراً. وأما الثلاث اللاتي تركتهنّ: فوددت أني يوم أُتيتُ بالأشعث بن قيس أسيراً كنت ضربت عنقه ، فإنه يخيّل إليّ أنه لا يرى شراً إلا أعان عليه. ووددت أني حين سيّرت خالد بن الوليد إلى أهل الرِّدّة كنت أقمت بذي القَصَّة ، فإن ظفر المسلمون ظفروا ، وإن قُرِّموا كنت بِعُدّة لقاء ، أو مدداً. ووددت أني كنت إذ وجّهت خالد بن الوليد إلى الشام كنتُ وجّهت عمر بن الخطاب إلى العراق ، فكنت قد بسطتُ يدي كلتيهما في سبيل الله ، ومع يديه. ووددت أني كنتُ سألتُ رسولَ اللهِ ﷺ : ألعبد هذا الأمر؟ فلا ينازعه أحد ، ووددت أني كنتُ سألته: هل للأنصار في هذا الأمر نصيب؟ ووددت أني كنتُ سألته عن ميراث ابنة الأخ ، والعمّة ، فإن في نفسي منهما شيئاً (٣: ٤٢٩/ ٤٣٠/ ٤٣١).

(١) رواية منكرة وفيها من الغمز واللمز في صحابة رسول الله ما فيها ، وهذا هذه الرواية من أفراد عثمان بن عمر (ويسمي) كذلك عثمان بن صالح) وهو منكر الحديث وكذلك قال أبو محمد بن أبي حاتم ، وقال الطبراني: له مناكير لا يتابع عليها ولا يعرف إلا به (الجرح والتعديل ٦/ ١٠٨ (ت ٥٢٢) اللسان (الميزان ٤/ ت ٥٧٥٩) وقد ذكر الطبراني هذا الحديث (رواية في ترجمة عثمان القصة الكبير ٢/ ١١٩ (ت ١٤٤١)

وعلى عثمان هذا والصحيح في هذه الرواية ما يقول علي لسائل أبي بكر عن الصحابة: (فكلكم وزر أهم من ذلك) وحاشا لأبي بكر أن يقول ذلك بل هو كلامي من عثمان وهو منكر الحديث. وإن كان بعض صحابة رسول الله استصغروا من أبي بكر من سبب اختياره لعمر فذلك والله أعلم لشدة عمر بن الخطاب التي لم يأمن في الله ومن الإثم فيه لائم ولشدة كانت في الحق.

ولم ينكر سيدنا عمر قدمه هذه في دعائه أن يرزقه الله الشهادة ، والذي يتبع روايات التاريخ وسيرة الصحابة يرى أن عمر أكان شديداً يوم أن كان صحابياً لرسول الله ﷺ ليس عليه إلا الشفقة فكانت قوته وأخوه بين يدي رسول الله يستخدم هذه القوة بما يراه صواباً ، وكان عمر أشد بعد ذلك يوم أن كان وزيراً ورئيساً لأبي بكر الصديق رضي الله عنه فكان مدافعاً قائماً لا مقراً ، ولكن هذه القوة تغيرت شيئاً ما في أول يوم استلم عمر فيه الخلافة إذ علم أن أمام الأمر الواقع مقر ومضى فكان يختار أيسر الأمور ، وربما ما لم ير في رأي الصحابة نظير من

ضعيف

تاريخ الطبري

تاريخ الرسل والملوك

أبو جعفر محمد بن جرير الطبري

٢٢٤ - ٣١٠ هـ

حققه وخرج أحاديثه

محمد بن طاهر البرزنجي

وراجعه وصححه

نعيم زرزور

المجلد الثامن

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

(١) رسول الله ﷺ ، وربما يختار الصعب وأخذ أمير المؤمنين أبو بكر الخزرج وأعطاها وأمنعها عليها أن يأخذ شيئاً وأمير المؤمنين يبدي على المسلمين رضي الله عنه وأرضاه.

(١) رواية منكرة كما سبق آنفاً ذكره.

(٢) رواية منكرة كما سبق آنفاً ذكره (٣: ٤٣٠).

فرائد السمطين

في فضائل المرتضى و البتول و السبطين و الأئمة

من ذريتهم عليهم السلام

تأليف

المحدث الكبير ابراهيم الجويني الخراساني

من اعلام القرن السابع و الثامن الهجري

الجزء الثاني

تحقيق و تعليق

العلامة الشيخ محمد باقر المحمودي

دار المحمودي

(٣٤) أخبرني الشيخ أبو طالب علي بن أنجب بن عبيد الله بن الصابوني من كتابه الإمام وهذا لفظه أبي الفتح ناصر بن أبي المكارم المطرزي من أبي القاسم ابن البوشكين ، أخبرنا علي بن أحمد بن موسى الدقاق [١] قال أخبرنا محمد بن أبي عبد الله الكوفي قال : أخبرنا موسى بن عمران عن عمه الحسين بن يزيد النوفلي عن الحسن بن علي بن خمرة عن أبيه :

عن سعيد بن جبير ، عن ابن عباس ، قال : إن رسول الله صلى الله عليه وآله كان جالساً ذات يوم إذ أقبل الحسن عليه السلام فلما رآه بكى ثم قال : إليّ يا بني ، فما زال يدنيه حتى أجلسه على فخذه اليمنى ، ثم أقبل الحسين عليه السلام فلما رآه بكى ثم قال : إليّ إليّ يا بني ، فما زال يدنيه حتى أجلسه على فخذه اليسرى ، ثم أقبلت فاطمة عليها السلام ، فلما رآها بكى ثم قال : إليّ إليّ يا بنية فاطمة ، فأجلسها بين يديه ، ثم أقبل أمير المؤمنين علي [صلى الله عليه وآله وسلم] فلما رآه بكى ثم قال : إليّ إليّ يا أخي ، فما زال يدنيه حتى أجلسه إلى جنبه الأيمن ، فقال له أصحابه يا رسول الله ما نرى واحداً من هؤلاء إلا بكيت أولهم من أمر ورائه ؟ فقال : صلى الله عليه وآله [وسلم] والذي بعثني بالنبوة واصطفاني على جميع البرية إني وإياهم لأكرم الخلائق على الله عز وجل ، وما على وجه الأرض نسمة أحب إليّ منهم !!

أنا صديق بن أبي طالب عليه السلام وأنا أمير المؤمنين وقائد الغر المحجلين وصاحب الأمر بعدي ، وصاحب لوائي في الدنيا والآخرة ، وصاحب حوضي وشفاعتي وهم حزبي كل مسلم

---

(١) الدقاق أخبر عن جامع أبي القاسم عبيد الله بن أحمد ، في هذا من جامع ابن البوشكين حذف الأصل فاسقطناه من أبي القاسم وهذا الدقاق ، وما يدرك لا تعطي ذلك ، بالقاسم أبو الحسن ذكر الحوراني في طرق الإمام الحسين عليه السلام

ورواه أيضاً ابن زبر في الحديث الثاني من المجلس (١١) من أماليه ص ١١٢ ، عن علي بن أحمد ابن موسى الدقاق ، عن محمد بن أبي عبد الله الكوفي ...

(٣٤) هذا الحديث ليس موجوداً في نسخة طهران ، وإنما هو موجود في نسخة النجف التي بأيدينا ، وقد كرر أيضاً هذا الحديث الثاني ، وذكر في موضعه هكذا : [باب الأمر بحبهما وبغض المبغضين لهما من الحديث الثاني ، وأشرنا هناك إلى مصدر الحديث الثاني وهذا القسم

وإمام كل مؤمن ومؤمنة ، كل شيء وصيي وخليفتي على أهلي وأخي في حياتي وبعد موتي وسيد سبطي وسيدهما ومنجي ومولاه صارت أمتي مرحومة ، وبعداوته صارت أعمالها مردودة ، وإلى بكيت حين أقبل إلي ذكرت غدر الأمة به بعدي حتى إنه ليدخل من ظلمها وفسقها أحد ما بعدي ثم لا يزال الأمر به حتى يضرب على قرنه ضربة تخضب منها لحيته في أفضل شهر رمضان الذي أنزل فيه القرآن .

وأما ابني فاطمة فإنها [illegible] من الأولين والآخرين وهي سيدة من دخل الجنة وهي أمها فاطمة بنت محمد [illegible] وهي الحوراء الإنسية ما دامت في محرابها بين يدي ربها جل جلاله زهر نورها لملائكة السماء كما يزهر نور الكواكب لأهل الأرض ويقول الله عز وجل لملائكته : ملائكتي انظروا إلى أمتي فاطمة سيدة إمائي فاطمة بين يدي أزعجها من خوفي وقد أقبلت بقلبها على عبادتي أشهدكم أني قد أمنت شيعتها من النار وإني لا أعذب ذرية ما [يا] معشر ملائكتي يا بقية أهل الأرض وبقية أنبيائه عرضنا وغصب حقها وضعف إربها وكسر ضلعها وأسقطت جنينها وهي تناديني يا محمداه فلا تجاب وتستغيث فلا تغاث ، فلا تزال بعيني محزونة باكية قد كثر القتل في بني بنيها فإذا أقر الله عز وجل في أمتي

Imagitor

اسد علی

كِفَايَةُ الطَّالِبِ

فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام

ويليه

البيان في أخبار صاحب الزمان عليه السلام

الإمام الحافظ

أبي عبد الله محمد بن يوسف بن محمد القرشي الگنجي الشافعي

المقتول ٦٥٨

اس کتاب کے مصنف کے بارے میں اسی کتاب کے مقدمہ میں لکھی بات ملاحظہ کریں 👇

http://gadir.free.fr

Imagitor

لقد كان الحافظ الگنجي الشافعي من جمع الله له البراعة في الحفظ والرواية وعدالة الحديث والثبت والأدب، وقد جمع إلى جانب هذه الخصائص العلم والفقه والحديث فهذه بالك الأئمة البارزون الجامعون بين الرواية والفقه وحسبنا دلالة على اعتمادنا في الحديث هذه الكوكبة الفائقة من الأحاديث التي جمعها في كتابه، ويعتبر من أوثق المصادر وأصدق المعالم المؤلفة في المناقب والفضائل.

وقد ذكر لنا هذا الحافظ شمس الدين الذهبي العوامل والأسباب المؤدية لفقه فيقول: فقهه ومعرفته - فكأن قد ذكر مناقب الإمام أمير المؤمنين - ع - وهم فضائله وأحاديث عظيمة غير واسع قبل صاحبها معها بفرط من الكبر والرئاسة والجاه والعلم والدين والأدب.

وقال أبو شامة المقدسي: وفي ٢٩ من رمضان قتل بالجامع الشيخ محمد بن يوسف بن محمد الگنجي، وكان من أهل العلم بالفقه والحديث لكنه كان فيه كثرة كلام ومَيل إلى مذهب الرافضة، جمع لهم كتاباً وافق المراتهم وتقرب بها إلى الرؤساء منهم في الدولتين الأيوبية والتاترية، ثم وافق القاضي القمي فيما وشى به من تخليص أموال الناس ونهبهم، فأدبه من تأذى منه وألب عليه بعد صلاة الصبح فقتل وطرح بطنه، كما قتل أصحابه من أعوان الظلمة مثل القاضي بن الباسكيني وابن البديل الذي كان يسخر الدواب(١٢).

ثم ذكر عنه البونيني وهو من معاصريه، فقال: وورد كتاب الظاهر إلى دمشق في ٢٢ شهر رمضان بجهر بالفتح وكسرة البيعة، وإعدام يوسوة البهم، وقرر السنة فيهم، فثاروا العوام بدمشق وقتلوا الشيخ محمد بن يوسف ابن محمد الگنجي في جامع دمشق، وكان الله كثير من أهل العلم لكنه كان فيه

(١٢) الذيل على الروضتين: ٢١٨.

اس کتب "کفایت الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب علیہ السلام" کے مصنف "محمد بن یوسف گنجی الشافعی" کا میلان جو اہل سنت مذہب سے تھا اور وہ شیعیت کے طرفدار تھے ... یہ بات کتاب کے مقدمہ میں لکھی گئی ہے شیعہ حضرات اس کتاب سے اہلسنت کے ہاں حضرت فاطمہؑ کی شہادت کا استدلال نہیں کر سکتے۔

١٥

شر وميل إلى مذهب الشيعة، وعاتبه القاضي القمي الذي كان مشرفاً على دمشق من جهة هولاكو كثيراً ودخل معه في أخذ أموال الناس من دمشق فقتل(١٣).

Imagitor

اسد علی

قال الإمام علي بن المديني:
معرفة الرجال نصف العلم

لِسَانُ المِيزَانِ

للإمام الحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

وُلِدَ سنة ٧٧٣، وتُوفِّيَ سنة ٨٥٢
رحمه الله تعالى

اعتنى به الشيخ العلامة
عبد الفتاح أبو غدة

وُلِدَ سنة ١٣٣٦، وتُوفِّيَ سنة ١٤١٧

شیعوں کا ایک اور جھوٹ لسان المیزان سے بے نقاب ۔۔ شہنشاہ نقوی اور شیعہ لسان المیزان کی اس عبارت پہ حضرت ابو بکرؓ کے لیے کہتے ہیں کہ آپ نے در فاطمہؑ کو کھلوانے کا اعتراف کیا جبکہ اس روایت میں بھی راوی علوان بن داود ہے جو منکر الحدیث ہے۔ یہ روایت بھی جھوٹی نکلی شرم کر شہنشاہ نقوی شرم کر۔

العقيلي: حدثنا يحيى بن أيوب الخلاف، حدثنا سعيد بن عفير، حدثنا علوان بن داود، عن صالح بن كيسان، عن حميد بن عبد الرحمن بن عوف[1]، عن أبيه قال: دخلتُ على أبي بكر أعودُه، فاستوى جالساً، فقلت: أصبحتَ بحمد الله بارئاً، فقال: أما إني على ما تَرَى بي وجعلتُ لي معشرَ المهاجرين شُغْلاً مع وَجَعي، جعلت لكم عهداً من بعدي، واخترت لكم خيرَكم في نفسي، فكلكم من ذلك وَرِمَ أنفُه رجاء أن يكون الأمر له.

ورأيتم الدنيا قد أقبلت، ولمّا تُقبِل، وهي جائية، فتتخذون سُتُور الحرير، / ونَضائدَ الدِّيباج، وتألمون ضجائعَ الصوف الأذَرِي[2]، حتى كأنّ [١٨٩:٤] أحدكم على حَسَك السَّعْدان.

والله لأن يقدِّم أحدُكم فتضرب عنقه في غير حَدّ، خيرٌ له من أن يسبح في غَمْرة الدنيا، وأنتم أول ضالّ بالناس، تصفّقون بهم عن الطريق يميناً وشمالاً، يا هادي الطريق جُزْ، إنما هو الفَجْر أو البحر.

فقال له عبد الرحمن: لا تكثر على ما بك، فوالله ما أردتَ إلاّ الخير، وما الناس إلاّ رجلان: رجلٌ رأى ما رأيتَ، أو رجل رأى غير ذلك، فإنما يشير عليك برأيه، فسكت.

ثم قال عبد الرحمن له: ما أرى بك بأساً والحمد لله، فلا تأس على الدنيا، فوالله إنْ علمناك إلاّ كنت صالحاً مُصْلحاً، فقال: إني لا آسى على شيء إلاّ على ثلاثٍ وَدِدْتُ أني لم أفعلهن.

[من اسمه عُلْوَان]

٥٢٩٣ ـ عُلْوَان بن داود البَجَلي، مولى جرير بن عبد الله، ويقال: عُلوان بن صالح[3]. قال البخاري: علوان بن داود، ويقال: ابن صالح، منكر الحديث. وقال العقيلي: له حديث لا يتابع عليه، ولا يعرف إلاّ به. وقال أبو سعيد ابنُ يونس: منكر الحديث.

وَدِدْتُ أني لم أكشف بيتَ فاطمة وتركته وإن أُغْلِق على الحرب.

وودت أني يوم السَّقيفة كنتُ قذفت الأمر في عُنُق أبي عبيدة أو عمرَ فكان أميراً وكنت وزيراً.

Imagitor
Imagitor

حضرت عمر کا سیدہ فاطمہ کا گھر جلانے کی دھمکی دینا: ضعیف روایت

ضعيف

تاريخ الطبري

الخلافة الراشدة

للإمام أبي جعفر بن جرير الطبري

(٢٢٤ - ٣١٠ هـ)

حققه وخرج رواياته وعلق عليه

محمد بن طاهر البرزنجي

بإشراف ومراجعة الطبع

محمد صبحي حسن حلاق

المجلد الثامن

دار ابن كثير

دمشق - بيروت

١ ـ حدثنا ابنُ حُميد ، قال: حدثنا جرير عن مغيرة ، عن أبي معشر زياد بن كُلَيب ، عن أبي أيوب ، عن إبراهيم ، قال: لما قُبض النبيُّ ﷺ كان أبو بكر غائباً ، فجاء بعد ثلاث ، ولم يجترىء أحدٌ أن يكشفَ عن وجهه ، حتى اربدَّ بطنهُ ، فكشف عن وجهه ، وقبّل بين عينيه ، ثم قال: بأبي أنت وأمي! طبتَ حيّاً وطبتَ مَيّتاً! ثم خرج أبو بكر ، فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: مَنْ كان يعبدُ الله فإن الله حيٌّ لا يموت ، ومَنْ كان يعبد محمداً فإن محمداً قد مات. ثم قرأ: ﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ ٱلرُّسُلُ أَفَإِيْن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ ٱنقَلَبْتُمْ عَلَىٰٓ أَعْقَٰبِكُمْ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ ٱللَّهَ شَيْـًٔا وَسَيَجْزِى ٱللَّهُ ٱلشَّٰكِرِينَ ﴾. وكان عمر يقول: لم يمتْ! وكان يتوعّد الناس بالقتل في ذلك.

فاجتمع الأنصار في سقيفة بني ساعِدة ليبايعوا سعدَ بن عُبادة ، فبلغ ذلك أبا بكر ، فأتاهم ومعه عُمر وأبو عبيدة بن الجرّاح ، فقال: ما هذا؟ فقالوا: منّا أميرٌ ومنكم أمير ، فقال أبو بكر: منّا الأمراء ومنكم الوزراء.

ثم قال أبو بكر: إنّي قد رضيتُ لكم أحدَ هذين الرجُلين: عمر أو أبا عبيدة ، إن النبيّ ﷺ جاءه قومٌ فقالوا: ابعث معنا أميناً فقال: لأبعثنَّ معكم أميناً حق أمين ، فبعث معهم أبا عبيدة بن الجراح ، وأنا أرضى لكم أبا عُبيدة. فقام عمر ، فقال: أيكمُ تطيب نفسه أن يخلُف قَدَمَيْن قدّمهما النبيّ ﷺ! فبايعه عمر وبايعه الناس ، فقالت الأنصار ـ أو بعض الأنصار ـ لا نبايع إلا عليّاً[1].

(٣/ ٢٠١ ـ ٢٠٢).

٢ ـ حدثنا ابنُ حميد ، قال: حدثنا جرير عن مغيرة ، عن زياد بن كليب ، قال: أتى عمرُ بن الخطاب منزلَ عليّ وفيه طلحة والزبير ورجالٌ من المهاجرين ، فقال: والله لأحرقنَّ عليكم أو لتخرُجُنَّ إلى البَيْعة ، فخرج عليه الزبيرُ مُصْلِتاً بالسيف ، فعثر فسقط السَّيْف من يده ، فوثبوا عليه فأخذوه[2]. (٣: ٢٠٢).

٣ ـ حدثنا زكريا بن يحيى الضرير ، قال: حدثنا أبو عوانة ، قال: حدثنا

---

(١) إسناده ضعيف وفي متنه بعض مخالفة لما ورد في الروايات الصحيحة لحديث السقيفة كما سيأتي ذكره.

(٢) إسناده معضل وفي متنه نكارة.

میزان الاعتدال اُردو

مؤلفہ

الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی

المتوفی سنہ ۷۴۸ھ

مترجم

مولانا ابو سعید مدظلہ

اسد علی

شہنشاہ نقوی اور شیعوں کا جھوٹ بے نقاب

۵۵۱- احمد بن محمد بن السری بن یحییٰ بن ابی دارم محدث

اس کی کنیت ابوبکر ہے اور یہ کوفہ کا رہنے والا ہے۔ یہ رافضی اور کذاب ہے۔

ان کا انتقال 357 کے آغاز میں ہوا۔

اور ایک قول کے مطابق یہ ابراہیم قصار سے ملا ہوا ہے۔

انہوں نے احمد بن موسیٰ حمار اور موسیٰ بن ہارون اور ایک بڑی تعداد سے روایات نقل کی ہیں۔

حاکم نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے یہ رافضی اور غیر ثقہ ہے۔

محمد بن احمد کوفی نے اس کی تاریخ وفات بیان کرنے کے بعد کہا ہے کہ زیادہ عرصہ اس کا معاملہ ٹھیک رہا پھر آخری ایام میں اس نے بکثرت وہ روایات نقل کرنا شروع کر دیں جن کو اس کے سامنے پڑھا گیا تھا اور جن میں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تنقید) کی گئی تھی۔ ایک دفعہ میں اس کے پاس موجود تھا۔ ایک شخص نے اس کے سامنے یہ روایت پڑھی۔

ان عمر رفس فاطمة حتى اسقطت بمحسن

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مارا جس کے نتیجے میں ان کے صاحبزادے محسن کا حمل ساقط ہو گیا۔"

ایک اور روایت میں یہ بات منقول ہے: اللہ تعالیٰ کے فرمان "فرعون آیا" سے مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور اس سے پہلے سے مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور "المؤتفکات" سے مراد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں تو اس نے اس بارے میں اس کی موافقت کی۔

پھر جب لوگوں میں اذان دینے کا یا طریقہ رائج ہوا تو اس نے ایک اور حدیث گھڑ لی۔ جس کا متن یہ تھا:

تخرج نار من قعر عدنان تلتقط مبغضي آل محمد

"عدن کے گڑھے سے ایک آگ نکلے گی جو آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھنے والوں کو نگل لے گی۔"

میں نے اس کی موافقت کی۔

شہنشاہ نقوی اور شیعوں کا ایک اور جھوٹ بے نقاب

"میزان الاعتدال فی نقد الرجال" کی جس روایت سے شیعہ

حضرت عمر فاروق علیہ السلام پہ الزام لگاتے ہیں وہ روایت تو

خود شیعوں کے باطل عقیدہ کے رد میں ہے

العِقْدُ الفَرِيدُ

تأليف

الفقيه أحمد بن محمد بن عبد ربه الأندلسي

المتوفى سنة ٣٢٨هـ

تحقيق

دكتور

عبد المجيد الترحيني

الجزء الثامن

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

روایت میں صرف دھمکی دینا لکھا ہے وہ بھی بلاسند مطلب کوئی قابل اعتبار دلیل نہیں۔ اس روایت کی سند دیجیے۔۔

Imagitor

الذين تخلفوا عن بيعة أبي بكر

عليٌّ، والعباس، والزبير، وسعد بن عبادة، فأما علي والعباس والزبير فقعدوا في بيت فاطمة حتى بعث إليهم أبو بكر عمرَ بن الخطاب ليخرجوا من بيت فاطمة، وقال له: إنْ أبَوْا فقاتلهم. فأقبل بقَبَسٍ من نار على أن يضرم عليهم الدار، فلقيتْه فاطمة فقالت: يا ابن الخطاب، أجئت لتُحرق دارَنا؟ قال: نعم، أو تدخلوا فيما دخلت فيه الأمة! فخرج علي حتى دخل على أبي بكر فبايعه، فقال له أبو بكر: أكرهت إمارتي؟ فقال: لا، ولكني آليت أن لا أرتدي بعد موت رسول الله ﷺ

١٣

حتى أحفظ القرآن، فعليه حبست نفسي.

ومن حديث الزهري عن عروة عن عائشة قالت: لم يبايع عليٌّ أبا بكر حتى ماتت فاطمة، وذلك لستة أشهر من موت أبيها ﷺ، فأرسل علي إلى أبي بكر، فأتاه في منزله فبايعه، وقال: والله ما نفسُنا عليك ما ساق الله إليك من فضل وخير، ولكنا كنا نرى أن لنا في هذا الأمر شيئاً فاستبددت به دوننا، وما نُنكر فضلك.

وأما سعد بن عبادة فإنه رحل إلى الشام.

أبو المنذر هشام بن محمد الكلبي قال: «بعث عمر رجلاً إلى الشام، فقال: ادعه إلى البيعة واحمل له بكل ما قدرت عليه، فإن أبى فاستعن الله عليه، فقدم الرجل الشام، فلقيه بحوران في حائط، فدعاه إلى البيعة، فقال: لا أبايع قرشياً أبداً! قال فإني أقاتلك! قال وإن قاتلتني! قال: أفخارج أنت مما دخلت فيه الأمة؟ قال: أما من البيعة فأنا خارج. فرماه بسهم فقتله.

ميمون بن مهران عن أبيه قال: رُمي سعد بن عبادة في حَمّام بالشام فقتل. سعيد ابن أبي عروبة عن ابن سيرين قال: رمي سعد بن عبادة بسهم فوجد دفيناً في جسده فمات، فبكته الجن، فقالت:

وقتلنا سيد الخزرج سعد بن عبادة

[illegible]

تاريخ

أبي الفداء

المسمى

المختصر في أخبار البشر

كتابخانه
مركز تحقيقات كامپيوترى علوم اسلامى

روایت بلاسند ہے۔ یہ روایت
کس طریق سے بیان کی گئی
ہے واضح کریں۔؟ بغیر سند
صحیح کے کوئی بھی روایت
قابل اعتماد نہیں ہو سکتی۔ سند
دکھادیں۔؟

Imagitor

الكتاب بقتل الأسود في خلافة أبي بكر رضي الله عنه، فكان كما أخبر به رسول الله ﷺ، وروى عبد الله بن أبي بكر: أن رسول الله ﷺ قال: «أيها الناس إني قد رأيت ليلة القدر، ثم انتزعت مني، ورأيت في يدي سوارين من ذهب فكرهتهما فنفختهما فطارا، فأولتهما هذين الكذابين صاحب اليمامة وصاحب صنعاء، ولن تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون دجالاً كل منهم يزعم أنه نبي» وكان قتل الأسود العنسي قبل وفاة رسول الله ﷺ بيوم وليلة، وكان من أول خروج الأسود إلى أن قتل أربعة أشهر، وأما صاحب اليمامة فهو مسيلمة الكذاب، وسنذكر خبره ومقتله في خلافة أبي بكر رضي الله عنه.

(ذكر أخبار أبي بكر الصديق وخلافته رضي الله عنه)

لما قبض الله نبيه، قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه: من قال: إن رسول الله ﷺ مات علوت رأسه بسيفي هذا، وإنما ارتفع إلى السماء، فقبرأ أبو بكر ﴿وما محمد إلا رسول قد خلت من قبله الرسل أفإن مات أو قتل انقلبتم على أعقابكم﴾ [آل عمران: ١٤٤] فرجع القوم إلى قوله ويادروا سقيفة بني ساعدة، فبايع عمر أبا بكر رضي الله عنهما، وائتال الناس عليه يبايعونه، في العشر الأوسط من ربيع الأول سنة إحدى عشرة، خلا جماعة من بني هاشم والزبير وعتبة بن أبي لهب وخالد بن سعيد ابن العاص والمقداد بن عمرو وسلمان الفارسي وأبي ذر وعمار بن ياسر والبراء بن عازب وأبي بن كعب وقالوا مع علي بن أبي طالب، وقال في ذلك عتبة بن أبي لهب:

ما كنت أحسب أن الأمر منصرف	عن هاشم ثم منهم عن أبي حسن
عن أول الناس إيماناً وسابقه	وأعلم الناس بالقرآن والسنن
وآخر الناس عهداً بالنبي ومن	جبريل عون له في الغسل والكفن
من فيه ما فيهم لا يمترون به	وليس في القوم ما فيه من الحسن

وكذلك تخلف عن بيعة أبي بكر أبو سفيان من بني أمية ثم إن أبا بكر بعث عمر بن الخطاب إلى علي ومن معه ليخرجهم من بيت فاطمة رضي الله عنها، وقال: إن أبوا عليك فقاتلهم. فأقبل عمر بشيء من نار على أن يضرم الدار، فلقيته فاطمة رضي الله عنها وقالت: إلى أين يا ابن الخطاب؟ أجئت لتحرق دارنا؟ قال: نعم، أو تدخلوا فيما دخل فيه الأمة فخرج علي حتى أتى أبا بكر فبايعه، كذا نقله القاضي جمال الدين بن واصل، وأسنده إلى ابن عبد ربه الصفربي. (وروى) الزهري عن عائشة قالت: لم يبايع علي أبا بكر حتى ماتت فاطمة، وذلك بعد ستة أشهر لموت

اسد علی

شہنشاہ نقوی زرا آنکھیں کھول کر پڑھو نبی مکرمؐ عراق کی زمین پر مولا علیؑ اور آپکی اولاد پہ ہونے والے ظلم کی پیشگوئی کر رہے ہیں یہ بات مولا علی کو مولا نبیؐ نے پہلے ہی بتادی تھی کہ عراق کے شیعہ قتل حسینؑ کریں گے۔

شہنشاہ نقوی تم نے الزام ابو بکر و عمر علیہم السلام پہ لگادیا اپنے آباؤ اجداد کے گناہوں کا۔ جھوٹوں پہ اللہ کی لعنت ہو

نام کتاب

لغات الحدیث

عربی-اُردو

حضرت علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

جلد: اوّل

سرورق
رحیم لاہور

تاریخ اشاعت
اگست ۲۰۰۵ء

مطبوعہ
علی آصف پرنٹرز لاہور

ناشر
نعمانی کتب خانہ

e-mail: nomania2000@hotmail.com

Imagitor

ما الوب النوس من التجهم (دنیا کی) تکلیف (آخرت کی) راحت سے کتنی نزدیک ہے۔

و من الصمكارم صدق الخشوع اور خوف الٰہی محمود اخلاق میں سے ہے۔

ابوی بنی بائل - کیا تجھ میں کوئی روگ معلوم ہوتا ہے (کیا تجھے دیوانہ ہوا ہے)

الی اضاءۃ - جہان کا انتظام۔

الضراۃ - جہان کا انتظام۔

بئس مالاحیمو بقول نبیٹ - آدمی کا یہ کہنا برا ہے کہ میں بھول گیا (حالانکہ بھلانے والا اور یاد دلانے والا اللہ ہی ہے)۔ بعضوں نے کہا معلب یہ ہے کہ وہ آدمی برا ہے جو ایسا کہے

---

۱ زجر اور جس کی نے ان دونوں کی وضاحت فرمائی ہے۔ (م)

۲ جس کی نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ (م)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Enter Text Here

لغات الحدیث | ا | ب | ت | ث | ج | ح | خ | د | ذ | ر | ز | س | ش | ص | ض | ط | ظ | ع | غ | ف | ق | ک | ل | م | ن | و | ہ | ی

کرے اور احتمال ہے کہ یہ دعا خاص حضرت علیؓ کے لئے ہو کیونکہ آنحضرت کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ حضرت علی اور ان کی اولاد پر اس سرزمین میں بڑے ظلم ہونے والے ہیں اور اسی لئے اس کو ملعون فرمایا)۔

حتر جم - کہتا ہے جب یہ سرزمین ہو جب نخل حدیث ملعون ہوئی تو وہاں اقامت کرنا جائز نہیں اور سرزمین کے ملعون ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کا ہر گوشہ ملعون ہو کیونکہ جس مقام میں امام حسین علیہ السلام کا جسد مبارک مدفون ہے اس کے حرم کی اور مقدس ہونے میں کوئی شک نہیں۔

بابلیہ - اور بابلیۃ - پانی اور شراب یا دودھ کر زہر - (یہ شہر بابل کی طرف منسوب ہے)۔

فلتنزل بابلیۃ - جہاں کی آنکھیں۔

بابلون عربی لیس

یا بابلونی عن ا

ہے (اللہ تعالیٰ نے اس

تہمت لگائی تھی اس کو صاف کر دیا)۔

باباۃ (اس لفظ کو صاحب مجمع البحار نے یہاں ذکر کیا ہے حالانکہ اس کو باب الباء مع الواو میں ذکر کرنا تھا) عورت کا

الرقم چھپایا گیا ہے

اصل میں یہ لا فظ ہے یعنی انگلی نکل (جس کو ہندی میں نکیل کہتے ہیں) ... پھیرنے کے لئے بالاؤ کیا یہ حروف ... اور پھر راوی نے یا کو شین سے بدل ... موحدہ کر دیا واللہ اعلم)

بلغو - مجھوٹی بچھوٹی لچھپاں۔

باؤ - فرور تکبر۔

لا باؤ فی - اگر علم میں (اس کا) زور فرور نہ ہوتا (تو ... کے لائق تھے - یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے)

فباؤ بغضبی و لم أرض بالهوان - میں نے اپنے غضب کو پایا اور ذلت پر راضی نہیں ہوا۔

اغرا فاموا ان الخطيبا باث - بری عورت کہ اگر تو اس کو بکوا ... کہنے لگے کی فوج بھاگ

شہنشاہ نقوی اس روایت سے شیخینؓ کے خلاف کیا ثبوت بنتا ہے؟

باب الباء مع الباء

بث - موٹا لاٹا۔

بثۃ - جوان موٹا بنا کتا اور بچہ کا پہلا بول ... ہوا ... بھاری بھرکم۔

Imagitor

كتاب

الوافي بالوفيات

تأليف

صلاح الدين خليل بن أيبك الصفدي

(ت ٧٦٤هـ)

اسد علی

شہنشاہ نقوی پلیڈر رافضی

کا جھوٹ بے نقاب

یحیی بن حجی الشافعی ابن ابی الصفدی رحمۃ اللہ احمد بن مسعود

کتاب الوافی بالوفیات

اصل الارتباط تزکیہ مصطفی

ہے

دار إحياء التراث العربي

بیروت۔ لبنان

ومنها مبالغته في الرفض وغلوه في أكابر الصحابة رضي الله عنهم وقال: نص النبي ﷺ على أن الإمام علي وبه[1] وعرفت الصحابة ذلك ولكن كتمه عمر لأجل أبي بكر رضي الله عنهما، وقال: إن عمر ضرب بطن[2] فاطمة يوم البيعة حتى ألقت المحسن من بطنها، ووقع في جميع الصحابة فيما حكيناه فيه بالاجتهاد، فقال: لا يخلو إما أن جهلوا فلا يحل لهم أو أنهم أرادوا أن يكونوا أرباب مذاهب فهو غال، وعنده الجاهل بأحكام الدين كافر والمنافق فاسق أو كافر وكلاهما يوجب الخلود في النار.

ومنها أنه قال: من سرق مائة درهم وتسعة وتسعين درهماً أو قلمها لم يقطع حتى يبلغ النصاب في الزكاة وهو مائتان. نعوذ بالله من هوى مُضِلّ وعقل يؤدي إلى التدين بهذه العقائد الفاسدة.

وقد ذهب جماعة من العلماء إلى أن الظَّام كان في الباطن على مذهب البراهمة[3] الذين ينكرون النبوة وأنه لم يظهر ذلك خوفاً من السيف، فكفره معظم العلماء وكفره جماعة من المعتزلة حتى أبو الهذيل والإسكافي وجعفر بن حرب كلٌ منهم صنف كتاباً في تكفيره، وكان مع ذلك فاسقاً مدمناً على الخمر وكان آخر كلامه أن القدح كان في يده وهو سكران، فقال وهو في علّيّة

میرے کام کا مقصد یہ ہے کہ میں نے کتاب الوافی بالوفیات

سے جھوٹ کو نکالنے والا ابراہیم بن

عبد المحسن صوابی کتاب خانہ اس علم کے ماہر میں کیا

سے شہنشاہ نقوی کو جواب

وصافحة كفي كفه فتقلبي في أنامله عفرٌ
ومرّ بذكري خاطراً فجرحته وثم لو خلقاً قط يجرحه الفكرُ

يقال: إن الحافظ فيما أظنّ لما بلغه ذلك قال: هذا ينبغي أن لا يُنكَر إلا بأبلغ من الوهم أيضاً. [ومنه قوله في نصراني أسلم]:

ومسرلسم قسسم الإلسهُ مسشساله بنصفين من قُصبٍ ومن زَمِلِ
فإذا تساءل في الزجاجة ظلّهُ جرحته لحظةُ مقلة الطَّلِلِ

(١) هذا كلام مردود على قائله، فقد أجمعت الأمة على أن النبي ﷺ ما نصّ على أحد بكونه من بعده راجع تاريخ دمشق لابن عساكر (١/١٩٦) حديث فضيل بن مرزوق عن الحسن العرني الذي أخرجه الحافظ البيهقي.

(٢) هو كذلب رووه وبهتان.

(٣) نسبة لرجل يقال له براهم، الذي زعم في السوات.

انظر: «الملل والنحل» للشهرستاني (٢/٦٠١ ـ ١٠٤).

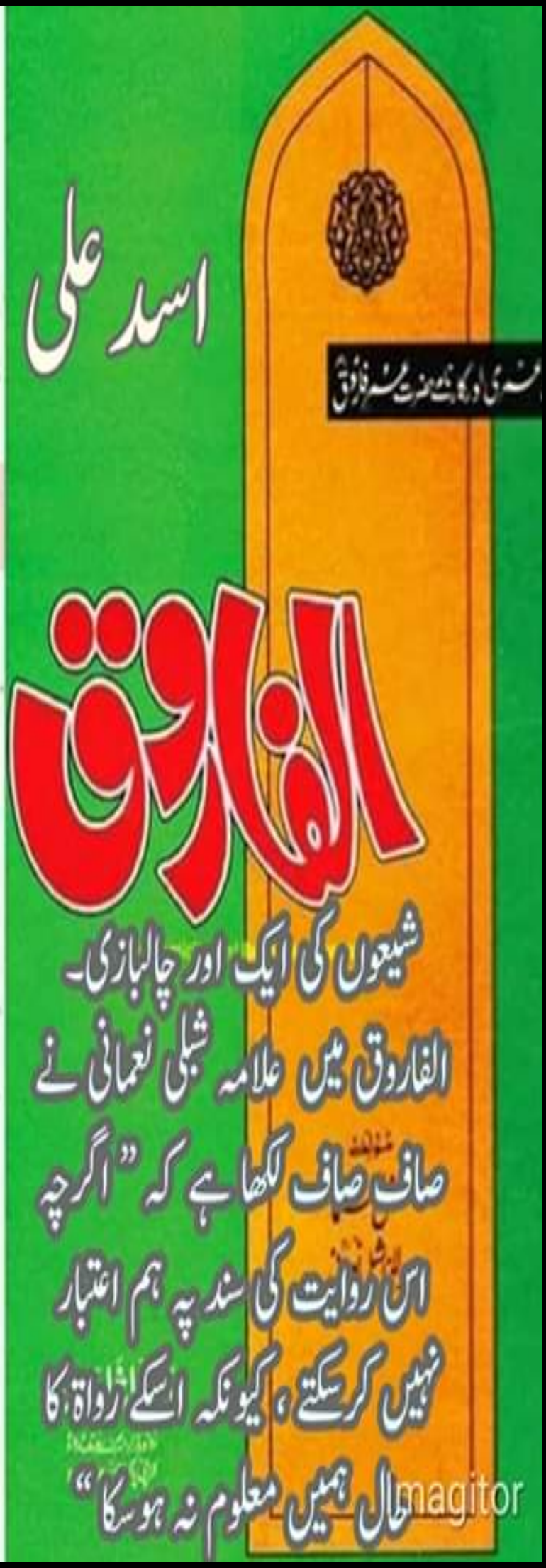

گیا۔ اور لوگ مطمئن ہو کر کاروبار میں مشغول ہو گئے۔ صرف بنو ہاشم اپنے ادعا پر رکے رہے' اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں وقتاً فوقتاً جمع ہو کر مشورے کرتے رہتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بزور ان سے بیعت لینی چاہی۔ لیکن بنو ہاشم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کسی کے آگے سر نہیں جھکا سکتے تھے۔ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور علامہ طبری نے تاریخ کبیر میں روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا "یا بنت رسول اللہ خدا کی قسم آپ ہم سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ تاہم اگر آپ کے یہاں لوگ اس طرح مجمع کرتے رہے تو میں ان لوگوں کی وجہ سے گھر میں آگ لگا دوں گا"۔ اگرچہ سند کے اعتبار سے اس روایت پر ہم اپنا اعتبار ظاہر نہیں کر سکتے کیونکہ اس روایت کے رواۃ کا حال ہم کو معلوم نہیں ہو سکا۔ تاہم درایت کے اعتبار سے اس واقعہ کے انکار کی کوئی وجہ نہیں' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تندی اور تیز مزاجی سے یہ حرکت کچھ بعید نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس نازک وقت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت تیزی اور سرگرمی کے ساتھ جو کارروائیاں کیں ان میں گو بعض بے اعتدالیاں پائی جاتی ہوں۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ کہ انہی بے اعتدالیوں نے اٹھتے ہوئے فتنوں کو دبا دیا۔ بنو ہاشم کی سازشیں اگر قائم رہتیں تو اسی وقت جماعت اسلامی کا شیرازہ بکھر جاتا۔ اور وہیں خانہ جنگیاں برپا ہو جاتیں جو آگے چل کر جناب علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں واقع ہوئیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کی مدت سوا دو برس ہے۔ کیونکہ انہوں نے جمادی الثانی ۱۳ھ ہجری میں انتقال کیا۔ اس عہد میں اگرچہ جس قدر بڑے بڑے کام انجام پائے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شرکت سے انجام پائے۔ تاہم ان واقعات کو ہم الفاروق نہیں لکھ سکتے کیونکہ وہ پھر بھی عہد صدیقی کے واقعات ہیں۔ اور اس شخص کا حصہ ہیں جس کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سوانح عمری لکھنے کا شرف حاصل ہو۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اگرچہ مدتوں کے تجربہ سے یقین ہو گیا تھا کہ خلافت کا بار گراں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا اور کسی سے اٹھ نہیں سکتا تاہم وفات کے قریب انہوں نے رائے کا اندازہ کرنے کے لئے اکابر صحابہ سے مشورہ کیا۔ سب سے پہلے عبدالرحمن بن عوف کو بلا کر پوچھا۔ انہوں نے کہا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قابلیت میں کیا کلام ہے۔ لیکن مزاج میں سختی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "ان کی سختی اس لئے

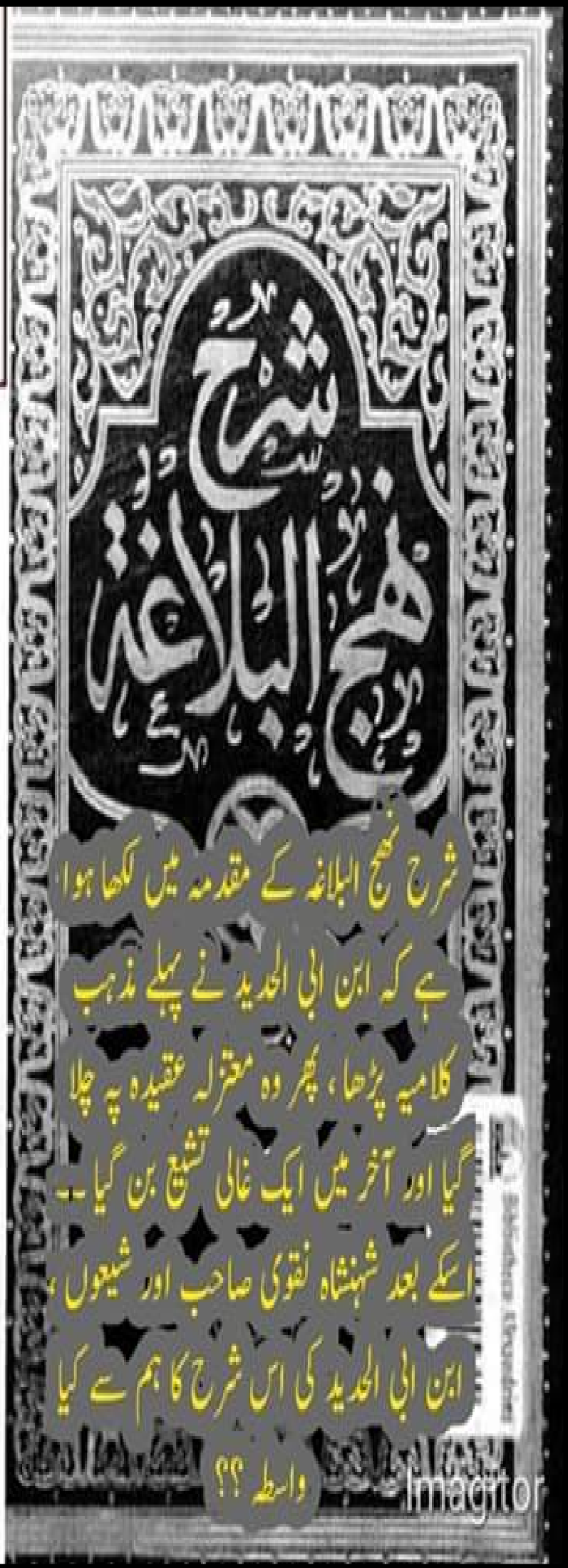
شرح
نهج البلاغة
شرح نہج البلاغہ کے مقدمہ میں لکھا ہوا
ہے کہ ابن ابی الحدید نے پہلے مذہب
کلامیہ پڑھا، پھر وہ معتزلہ عقیدہ پہ چلا
گیا اور آخر میں ایک غالی تشیع بن گیا۔
اسکے بعد شہنشاہ نقوی صاحب اور شیعوں
ابن ابی الحدید کی اس شرح کا ہم سے کیا
واسطہ ؟؟

٣ — ابن أبي الحديد

ولد بالمدائن في غرة ذي الحجة سنة ست وثمانين وخمسمائة ؛ ونشأ بها ، وتلقى عن شيوخها ، ودرس المذاهب الكلامية فيها ، ثم مال إلى مذهب الاعتزال منها ؛ وكان الغالب على أهل المدائن التشيع والتطرف والمغالاة ؛ فسار في دربهم ، وتقبل مذهبهم ونظم القصائد المعروفة بالعلويات السبع على طريقتهم ، وفيها غالى وتشيع ؛ وذهب به الإسراف في كثير من أبياتها كل مذهب ؛ يقول في إحداها[1] :

عِلْمُ الغُيُوبِ إِلَيْهِ غَيْرَ مُدَافَعٍ ... وَالصُّبْحُ أَبْيَضُ مُسْفِرٌ لَا يُدْفَعُ
وَإِلَيْهِ فِي يَوْمِ المَعَادِ حِسَابُنَا ... وَهُوَ المَلَاذُ لَنَا غَدًا وَالمَفْزَعُ
هَذَا اعْتِقَادِي قَدْ كَشَفْتُ غِطَاءَهُ ... سَيَضُرُّ مُعْتَقِدًا لَهُ أَوْ يَنْفَعُ
يَا مَنْ لَهُ فِي أَرْضِ قَلْبِي مَنْزِلٌ ... نِعْمَ المُرَادُ الرَّحْبُ وَالمُسْتَرْبَعُ
وَتَكَادُ نَفْسِي أَنْ تَذُوبَ صَبَابَةً ... خَلْقًا وَطَبْعًا لَا كَمَنْ يَتَطَبَّعُ
وَرَأَيْتُ دِينَ الاعْتِزَالِ وَإِنَّنِي ... أَهْوَى لِأَجْلِكَ كُلَّ مَنْ يَتَشَيَّعُ

وَلَقَدْ عَلِمْتُ بِأَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ ... مَهْدِيِّكُمْ وَلِيَوْمِهِ أَتَوَقَّعُ
تَحْمِيهِ مِنْ جُنْدِ الإِلَهِ كَتَائِبٌ ... كَاليَمِّ أَقْبَلَ زَاخِرًا يَتَدَفَّعُ
فِيهَا لِآلِ أَبِي الحَدِيدِ صَوَارِمٌ ... مَشْهُورَةٌ وَرِمَاحُ خَطٍّ شُرَّعُ
وَرِجَالُ مَوْتٍ مُقْدِمُونَ كَأَنَّهُمْ ... أُسْدُ العَرِينِ الرُّبْدُ لَا تَتَكَعْكَعُ
تِلْكَ المُنَى إِمَّا أَغِبْ عَنْهَا فَلِي ... نَفْسٌ تُنَازِعُنِي وَشَوْقٌ يَنْزِعُ
تَاللهِ لَا أَنْسَى الحُسَيْنَ وَشِلْوَهُ ... تَحْتَ السَّنَابِكِ بِالعَرَاءِ مُوَزَّعُ
مُتَلَفِّعًا حُمْرَ الثِّيَابِ وَفِي غَدٍ ... بِالخُضْرِ مِنْ فِرْدَوْسِهِ يَتَلَفَّعُ
تَطَأُ السَّنَابِكُ صَدْرَهُ وَجَبِينَهُ ... وَالأَرْضُ تَرْجُفُ خِيفَةً وَتَضَعْضَعُ
وَالشَّمْسُ نَاشِرَةُ الذَّوَائِبِ ثَاكِلٌ ... مَشْقُوقُ الرِّدَاءِ مُقَنَّعُ

(١) العلويات السبع ١٦ ، ١٧ .

اسد علی

www.KitaboSunnat.com

++ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تو ناکثین، قاسطین اور مارقین سے، گزرگاہوں میں، دریائی راستوں میں اور پہاڑی راستوں میں جہاد کرو گے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوگ کس شخص سے لڑیں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے۔

4676۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْجُمَحِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْأَوْدِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ مِمَّا عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ الْأُمَّةَ سَتَغْدِرُ بِي بَعْدَهُ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

++ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے جو عہد لئے منجملہ ان کے یہ بھی ہے کہ ان کے بعد امت ہمارے ساتھ بغاوت کرے گی۔

[illegible]

4677۔ [illegible]

حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ [illegible] حَبَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى [illegible] سَلَامَةٍ مِنْ دِينِكَ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ [illegible]

++ [illegible] مشقت میں مبتلا ہو گے۔ حضرت علی [illegible] عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حالات میں میرا ایمان سلامت ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا دین سلامت ہوگا۔

4678۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، أَنَا أَبُو [illegible]، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ [illegible] عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [illegible] أَتَانِي عَبْدُ اللَّهِ [illegible] أَصَابَكَ بِهِ ذُبَابُ السَّيْفِ، قَالَ عَلِيٌّ [illegible] لَقَدْ قَالَهَا لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَكَ، قَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ: فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: يَا اللَّهُ مَا [illegible] النَّاسَ بِمِثْلِ هَذَا

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

شہنشاہ نقوی صاحب اس روایت میں شیخین کا نام کہاں لیا گیا ہے؟

اپنے دماغ کے گھوڑے دوڑاتے ہو۔۔۔ کہاں لکھا ہے کہ اے علی رضی اللہ عنہ تلوار مت اٹھانا۔۔۔؟ جھوٹے پہ اللہ کی لعنت ہو۔۔۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

Imagitor

اسد علی

المستدرک

علی الصحیحین

www.KitaboSunnat.com

(4)

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

مرتبہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

Imagitor

قال الإمام علي بن الجعد
توفي الإمام علي بن الجعد

لسان الميزان

للإمام الحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

(٧٧٣ - ٨٥٢ هـ)

اسعد علي

١١١

وقال الأزدي: سهل بن زياد الطحان أبو زياد، عن صباح الشيبي

ع

يأتي في (سهل) إن شاء الله تعالى.

الجزء الثالث

الباب الأول في من سمي بأحمد أو محمد ومن اسمه علي أو الحسن أو الحسين وما هو مشهور بكل منهم

الجزء الرابع

تحقيق
الدكتور محمد حميد الله

إخراج
معهد المخطوطات بجامعة الدول العربية

الناشر
دار المعارف بمصر

Imagitor

أنساب الأشراف

تصنيف

أحمد بن يحيى البلاذري

الجزء الأول

تحقيق

الدكتور محمد حميد الله

الأستاذ بجامعة الدول العربية

الناشر

دار المعارف بمصر

١١٨٨ - الطائي، عن سفيان بن عيينة، عن سليمان التيمي، عن أبي مجلز

أن أبا بكر أرسل إلى علي يريد البيعة، فلم يبايع. فجاء عمر ومعه فتيلة، فتلقته فاطمة على الباب، فقالت: يا ابن الخطاب، أتراك محرقا على بابي؟ قال: نعم، وذلك أقوى فيما جاء به أبوك. وجاء علي، فبايع وقال: كنت أرصد أن لا أخرج من منزلي حتى أجمع القرآن.

١١٨٩ - وقال أبو عبيدة: ما اختلف فيه اثنان، دخل العباس على علي، فقال: ما قام أحد قط إلا ذاهبا. قلت: ذلك والله لحضور النبي صلى الله عليه وسلم، فاسأله عن هذا الأمر لي هو بعده، فقلت: أكره أن لا يفعل، فلا نستخلف أبدا. ثم ولي، فقلت: أبايعك، فلا يختلف عليك اثنان. فأبيت. ثم ولي عمر، فقلت: قد أطلق الله يدك، وهي عليك أيسر فلا تدخل في الشورى. فأبيت، فما الحيلة؟

١١٩٠ - الطائي، عن أبي جرير [١]، عن منصور، عن الزهري، عن عروة، عن عائشة قالت:

لم يبايع علي أبا بكر حتى ماتت فاطمة بعد ستة أشهر، فلما ماتت، انصرف إلى صنيع أبي بكر، فأرسل إليه أن ائتني، فقال له عمر: لا تأته وحدك. فقال: وإنك يضعفون بي؟ فأتاه أبو بكر، فقال علي: والذي ما انعم عليك بما ساق الله إليك من فضل ونبوة، ولكنا نرى أن لنا في الأمر نصيبا استبددت به علينا. فقال أبو بكر: والله القرابة رسول الله أحب إلي من قرابتي، فلم يزل علي يأتي بكر حتى وارثه، حتى بكى أبو بكر، فقال: يا علي فما الذي دعاك إلى ما صنعت؟ فاعتذر، فقال: أي بكر، فما كره علينا وبعده، فقال علي: إني لم أعتسف عن بيعة أبي بكر إلا أكون عارفا بفضله، ولكنا كنا نرى أن لنا في الأمر نصيبا استبد به علينا، ثم بايع أبا بكر، فقال المسلمون: أصبت وأحسنت.

١١٩١ - الطائي، عن أبي جرير [٢]، عن الزهري، عن أبي سلمة

أن عليا قعد عن بيعة أبي بكر، فقال: ما يقعدك عن بيعة وأنا كنت لي هذا الأمر قبلك؟

---

(١) ع: الطائي، (وهذا كما أثبتناه).

(٢) ع: عبد الرزاق بإسناده إلى أبي جرير الأحمر، والصحيح ما أثبتناه.

حکم الجیوش کی یہ روایت ضعیف ہے

حضرت ابو بکر کی پچھتاوے والی روایت

حکم الجیوش جلد ۱ صفحہ ۱۲

وبالسند الی ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲۔ حدثنا ابو الفرج یزدج بن الفرج المصری قال سمعت ابی یقول سمعت عبداللہ بن وہب الفہمی یقول سمعت عبد بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن عبید بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن عبید بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن عبید

کتاب الملل والنحل

(طبع ثانی)

تالیف

امام ابو الفتح عزیز بن عبد الکریم
بن ابی بکر احمد الشہرستانی

www.KitaboSunnat.com

۲۔ "النظامیہ"

(یہ گروہ وہ ہے) ابراہیم بن سیار بن ہانی النظام کا۔ اس نے فلاسفہ کی بہت سی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ان کے کلام کو معتزلہ کے کلام کے ساتھ خلط ملط کر دیا۔ یہ اپنے اصحاب (معتزلہ) سے جن مسائل میں منفرد و مختلف ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:-

کتاب الملل والنحل ... شہرستانی

15838

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب الملل والنحل میں علامہ شہرستانی فرقہ نظامیہ کے عقائد لکھتے ہوئے

پہلا مسئلہ:

(نظام نے) اس قول پر کہ "خیر و شر کا صدور ہم بندوں سے ہوتا ہے" یہ اضافہ کیا کہ اللہ

گیارھواں مسئلہ:

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اسد علی

تہذیب و ترجمہ اردو

کتاب

سلیم بن قیس ھلالیؒ

یہ ہے شیعت کے مذہب کی لکھی جانے والی سب سے پہلی کتاب جس میں سلیم بن قیس ہلالی اور ابان بن ابی عیاش نے حضرت عمرؓ کی خلاف منگھڑت گستاخانہ واقعہ لکھا کہ آپ نے سیدہ فاطمہ کا دروازہ جلایا۔

مگر یہ دونوں روافض کے محدثین کے ہاں جھوٹے راوی ہیں۔ اور یہ کتاب شیعہ عظیم محدث شیخ المفید کے مطابق جھوٹی ہے۔

مذہبِ شیعت کی سب سے پہلی کتاب "کتاب سلیم بن قیس ہلالی"

العمران بکڈپو

Imagitor

"میں تمہیں اپنے گھر میں داخل نہ ہونے دوں گی اور تمہیں روکوں گی"

قنفذ وہاں ٹھہرا رہا۔ لیکن اس کے ساتھی دوبارہ مسجد میں چلے گئے اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے جا کر کہا کہ حضرت فاطمہؓ نے ایسا ارشاد فرمایا ہے اور اپنے گھر میں داخل ہونے سے روک دیا ہے۔ ——— یہ سنکر حضرت عمرؓ ناراض ہو گئے اور کہنے لگے کہ عورت ہمارے معاملہ میں کیوں مخل ہوئی ہے۔

حضرت عمرؓ نے ایک جماعت کو لکڑیاں اٹھانے کو کہا، لکڑیاں اٹھوا کر خود حضرت عمرؓ ساتھ ہوئے اور جناب امیرؑ کے گھر کے پاس لکڑیاں رکھوا دیں۔ اس وقت گھر میں علیؑ، فاطمہؑ اور آپ کے دونوں بیٹے حسنؑ اور حسینؑ موجود تھے۔

حضرت عمرؓ نے بلند آواز سے کہا: ———

"اے علیؑ گھر سے ضرور باہر نکلو اور رسول اللہ کے خلیفہ ابوبکرؓ کی بیعت کرو۔ ورنہ میں تم لوگوں کو جلا دوں گا"

حضرت فاطمہؑ نے کہا ——— "اے عمرؓ ہم نے تمہارا کیا بگاڑا ہے"

حضرت عمر نے کہا ——— دروازہ کھولو ورنہ تمہیں گھر سمیت جلا دیا جائیگا

حضرت فاطمہؑ نے فرمایا ——— اے عمر خدا کا خوف نہیں کرتے اور میرے گھر میں داخل ہوتے ہو۔

حضرت عمر نے واپس جانے سے انکار کر دیا، آگ طلب کر کے لکڑیوں کو دروازہ میں جلا دیا۔ پھر دروازہ ہلا کر توڑ کر اندر داخل ہو گئے، جناب سیدہؑ نے اللہ کے رسولؐ کے نام کی آواز بلند کی اور آگے بڑھیں۔

یہ لوگ حضرت امیر علیہ السلام کو نکال کر ابوبکر کے پاس لے گئے۔ حضرت عمر تلوار لیکر حضرت کے سر پر کھڑے ہو گئے پہلے سے خالد بن ولید، ابو عبیدہ جراح ابو حذیفہ کا غلام سالم معاذ بن جبل، مغیرہ بن شعبہ، بشیر بن سعد اور دوسرے

Imagitor

مصنفات الشيخ المفيد

(المتوفى ٤١٣ هـ)

٦

1000th ANNIVERSARY INTERNATIONAL CONGRESS OF SHEIKH MOFEE

تصحيح اعتقادات الامامية

شیعہ بزرگ محدث علامہ شیخ المفید اپنی رجال کی کتاب تصحیح اعتقادات امامیہ میں سلیم بن قیس ہلالی کی کتاب کو جھوٹی کہتے ہیں۔ ابان بن ابی عیاش فاسد راوی ہے۔۔ شیعہ بزرگ محدث کے نزدیک سیدہ فاطمہؑ کی شہادت کا واقعہ گھڑنے والے یہ دونوں راوی جھوٹے ہیں سلیم بن قیس ہلالی نے اپنی کتاب میں حضرت عمرؓ پر جھوٹ بولا ہے۔

شیعہ رجال کی کتاب تصحیح اعتقادات امامیہ صفحہ نمبر 149-150

المؤتمر العالمي بمناسبة الذكرى الألفية لوفاة الشيخ المفيد

بفساده، ثمّ الحكم بذلك على أنّه صحيح خرج [5] مخرج التقيّة أو باطل أضيف إليهم موقوف على لفظه، وما تجوّز الشّريعة فيه القول بالتّقيّة وتحظره وتقضي العادات بذلك أو تنكره. فهذه جملة ما انطوت عليه من التّفصيل تدلّ على الحقّ في الأخبار المختلفة، والصّريح فيها لا يتمّ إلّا بعد إيراد الأحاديث، والقول في كلّ واحد منها ما بيّنّا طريقه.

وأمّا ما تعلّق به أبو جعفر ـ رحمه الله ـ من حديث سليم الّذي رجع فيه إلى الكتاب المضاف [6] إليه برواية أبان بن أبي عيّاش، فالمعنى فيه صحيح، غير أنّ هذا الكتاب غير موثوق به، ولا يجوز العمل على أكثره، وقد حصل فيه تخليط وتدليس، فينبغي للمتديّن أن يجتنب العمل بكلّ ما فيه، ولا يعوّل على جملته

(١) في المطبوعة: العداد.

(٢) ه‍ز: في.

(٣) ه‍ز: الأمّة.

(٤) في المطبوعة: العقول.

(٥) في بعض النّسخ: أخرج.

(٦) ه‍ز: مضافاً.

خادم سیدنا فاروق اعظم اسد علی

والتّقليد لرواته [1] وليفزع إلى العلماء فيما تضمّنه من الأحاديث ليوقفوه [2] على الصّحيح منها والفاسد، والله الموفّق للصّواب.

[تمّت وبالخير خُتمت، قد فرغت من تحرير هذه الرّسالة المتعلّقة على اعتقادات ابن بابويه ـ رحمه الله ـ لشيخنا الإمام العلّامة السّعيد المفيد [3] ـ طاب ثراه ـ في اليوم التّاسع من شهر محرّم الحرام من شهور سنة ثمانين بعد الألف (١٠٨٠) من الهجرة المصطفويّة ـ على مشرّفها وآله ألف تحيّة ـ وكتبها لنفسه ولمن يشاء الله من بعده العبد أحمد بن عبد العالي الميسيّ العامليّ ـ تجاوز الله عن سيّئاته، وحشره مع ساداته الأئمّة الأطهار، صلوات الله عليهم أجمعين ـ آمين ربّ العالمين؛ بمنّه وكرمه.

تمّت المقابلة على نسخة حجّة الإسلام السّيّد هبة الدّين الحسينيّ؛ ببغداد، العراق].

(١) في المطبوعة: لراويه.

(٢) ه‍ح، ه‍ش: ليفقّهوه.

Imagitor

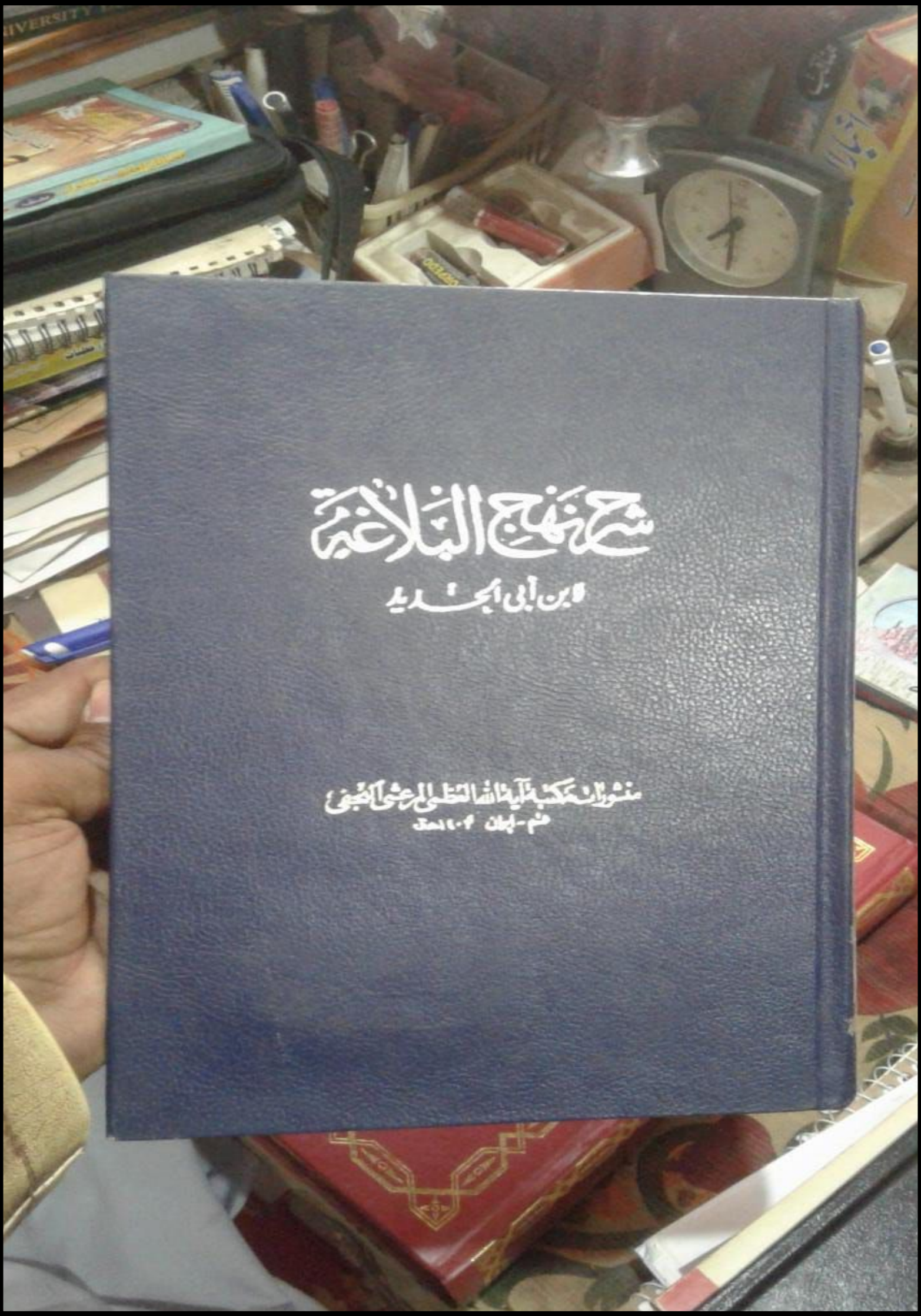
شرح نهج البلاغة
ابن أبي الحديد
منشورات مكتبة آية الله العظمى المرعشي النجفي
قم - إيران ١٤٠٤ هـ

قال : ومما يَذْكرونه أن فاطمة عليها السلام لفضبها على أبي بكر وعمرَ أوصت ألّا يصلّيا عليها ، وأن تُدْفن سرّا منهما ، فدفنت ليلا ، وهذا كما ادّعوا رواية روَوْها عن جعفر بن محمد عليهما السلام وغيره ، أنّ عمر ضرَب فاطمة عليها السلام بالسوط ، وضرب الزبير بالسيف ، وأن عمر قصد منزلها وفيه جماعة ممّن تخلّف عن أبي بكر وهم مجتمعون هناك ، فقال لها : ما أحدٌ بعدَ أبيك أحبّ إلينا منك ، وايمُ الله لئن اجتمع هؤلاء النفر عندك لتحرقن عليهم ! فمنعت القومَ من الاجتماع .

قال : ونحن لا نصدّق هذه الروايات ولا نجوّزها . وأمّا أمر الصلاة فقد رُوى أنّ أبا بكر هو الذى صلّى على فاطمة عليها السلام ، وكبّر عليها أربعاً ، وهذا أحد ما استدلّ به كثير من الفقهاء فى التكبير على الميت ، ولا يصحّ أيضا أنها دُفنت ليلا ، وإن صَحّ ذلك فقد دُفن رسولُ الله صلّى الله عليه وآله ليلا ، ودَفَن عمرُ ابنه ليلا ، وقد كان أصحابُ رسول الله صلّى الله عليه وآله يدفنون بالنهار ويدفنون بالليل ، فما فى هذا مما يطعن به ، بل الأقرب فى النّساء أنّ دفنهنّ ليلا أستَر وأولَى بالسنة .

ثم حكى عن أبى على تكذيب ما رُوِى من الضرب بالسوط ! قال : والمروى عن جعفر بن محمد عليه السلام أنه كان يتولّاها ، ويأتى القبر فيسلم عليهما مع تسليمه على رسول الله صلّى الله عليه وآله ، رَوَى ذلك عباد بن صُهيب ، وشعبة بن الحجاج ، ومهدىّ ابن هلال ، والدّراوَرْدىّ ، وغيرهم ، وقد روى عن أبيه محمد بن علىّ عليه السلام وعن علىّ بن الحسين مثل ذلك ، فكيف يصحّ ما ادّعوْه ! وهل هذه الرواية إلا كروايتهم على أن علىّ بن أبى طالب عليه السلام هو إسرافيل والحسن ميكائيل والحسين جبرائيل وفاطمة ملك الموت ، وآمنة أمّ النبىّ صلى الله عليه وآله ليلة القدر ! فإن صدّقوا ذلك أيضاً قيل لهم : فعمر بنُ الخطاب كيف يقدر على ضرب ملك الموت ! وإن قالوا : لا نصدّق ذلك ، فقد جوّزوا ردّ هذه الروايات ، وصحّ أنه لا يجوز التعويل على هذا الخبر

قال : ومما يذكرونه أن فاطمة عليها السلام لفضبها على أبي بكر وعمرَ أوصت ألّا يصلّيا عليها ، وأن تُدفن سرّا منهما ، فدفنت ليلا ، وهذا كما ادّعوا رواية رووْها عن جعفر بن محمد عليهما السلام وغيره ، أنّ عمر ضرَب فاطمة عليها السلام بالسوط ، وضرب الزبير بالسيف ، وأن عمر قصد [illegible] والتهدد وجماعة ممّن تخلّف عن أبي بكر وهم مجتمعون هناك ، فقال لها : ما أحدٌ بعدَ أبيك أحبّ إلينا منك ، وايمُ الله لئن اجتمع هؤلاء النفر عندك لنحرقن عليهم ! فمنعت القومَ من الاجتماع .

١ قال : ونحن لا نصدّق هذه الروايات ولا نجوّزها . وأمّا أمر الصلاة فقد رُوى أنّ أبا بكر هو الذى صلّى على فاطمة عليها السلام ، وكبّر عليها أربعاً ، وهذا أحد ما استدلّ به كثير من الفقهاء فى التكبير على الميت ، ولا يصحّ أيضا أنها دُفنت ليلا ، وإن صَحّ ذلك فقد دُفن رسولُ الله صلّى الله عليه وآله ليلا ، ودَفَن عمرُ ابنه ليلا ، وقد كان أصحابُ رسول الله صلّى الله عليه وآله يدفنون بالنهار ويدفنون بالليل ، فما فى هذا مما يطعن به ، بل الأقرب فى النساء أنّ دفنهنّ ليلا أستَر وأولَى بالسنة .

٢ ثم حكى عن ابى على تكذيب ما روِى من الضرب بالسوط : قال : وتروى عن جعفر بن محمد عليه السلام أنه كان يتولّاها ، ويأتى القبر فيسلم عليهما مع تسليمه على رسول الله صلّى الله عليه وآله ، رَوَى ذلك عباد بن صُهيب ، وشعبة بن الحجاج ، ومهديّ ابن هلال ، والدّراوَرْديّ ، وغيرهم ، وقد روى عن أبيه محمد بن علىّ عليه السلام وعن علىّ بن الحسين مثل ذلك ، فكيف يصحّ ما ادّعَوْه ! وهل هذه الرواية إلا كروايتهم على أن علىّ بن أبى طالب عليه السلام هو إسرافيل والحسن ميكائيل والحسين جبرائيل وفاطمة ملك الموت ، وآمنة أمّ النبىّ صلى الله عليه وآله ليلة القدر ! فإن صدّقوا ذلك أيضاً قيل لهم : فعمر بنُ الخطاب كيف يقدر على ضرب ملك الموت ! وإن قالوا : لا نصدّق ذلك ، فقد جوّزوا ردّ هذه الروايات ، وصحّ أنه لا يجوز التعويل على هذا الخبر

شیعہ روافض بدترین گستاخ اہلبیت

سیدنا علی رضہ کو رسول خدا کی طرف سے ایک باغ ملا تھا جسے سیدنا علی رضہ نے بیچ کر فقراء و مساکین میں تقسیم کر دیا تھا
جس پر خاتون جنت سیدہ فاطمہ رضہ سخت ناراض ہوئیں اور سیدنا علی رضہ کے کپڑے کو پکڑا اور انکے ہاتھ پر مارا بھی

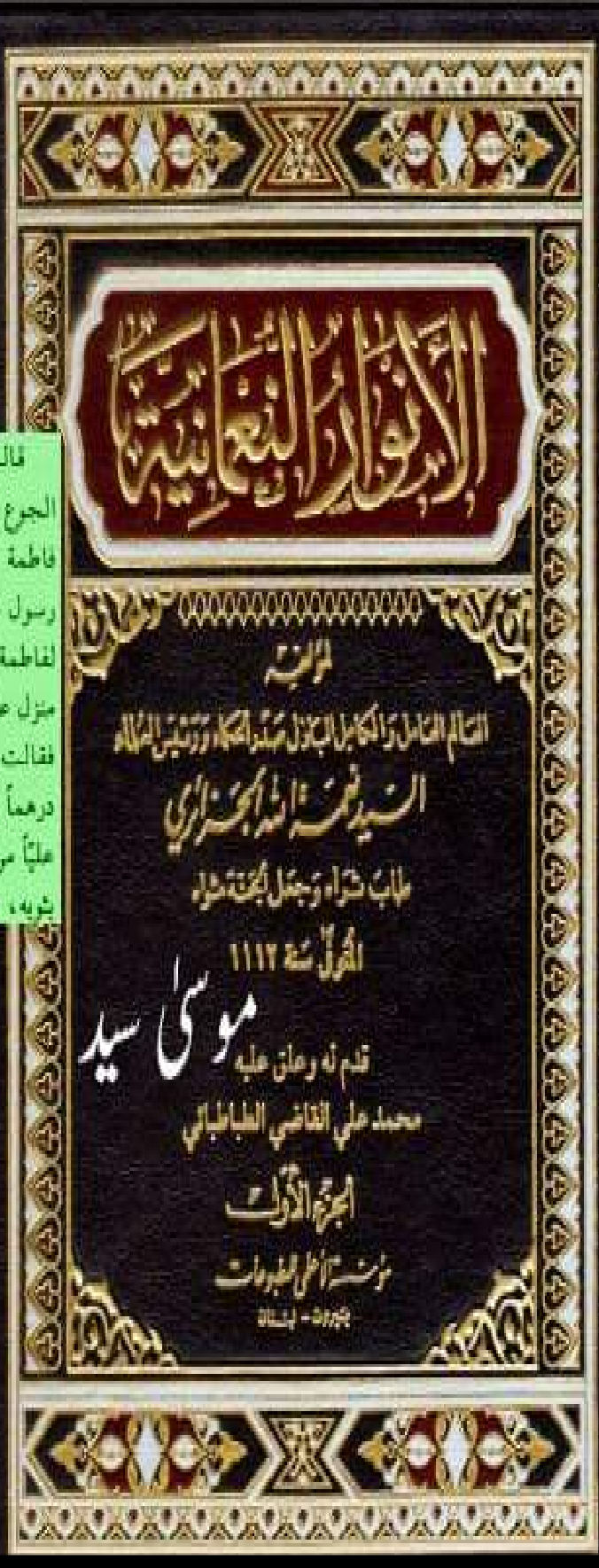

أمير المؤمنين عليه السلام فقال الحسين بن عليّ من بين الصبيان أنا أدلك على دار أمير المؤمنين، وأنا ابنه الحسين بن عليّ، فقال الأعرابي من أبوك، قال أمير المؤمنين عليّ بن أبي طالب، قال من أمّك قال فاطمة الزهراء سيّدة نساء العالمين.

قال من جدّك قال محمّد بن عبد الله بن عبد المطّلب قال من جدّتك قال خديجة بنت خويلد قال من أخوك قال أبو محمّد الحسن بن علي، قال قد أخذت الدنيا بطرفيها امش إلى أمير المؤمنين وقل له إنّ الأعرابيّ صاحب الضمان يمنّك على [illegible] أنّه صاحب [illegible] لا تفلس

[illegible] التي غرسها [illegible] حديقة فباعها [illegible] ألاف درهم [illegible] من رجل من [illegible] فجلس [illegible] قبضة قبضة [illegible] قالت له [illegible] بخبر منه عاجلاً وآجلاً، قالت فأين الثمن قال دفعته إلى أعين استحييت أن اقلّها بذل المسألة، اعطيها قبل أن تسألني.

قالت فاطمة عليها السلام أنا جائعة وابناي جائعان، ولا أشكّ إلّا وأنّك مثلنا في الجوع لم يكن لنا منه درهم، وأخذت بطرف ثوب عليّ عليه السلام فقال عليّ عليه السلام يا فاطمة خلّيني، فقالت لا والله أو يحكم بيني وبينك أبي، فهبط جبرائيل عليه السلام على رسول الله صلى الله عليه وآله فقال يا محمّد ربّك يقرئك السلام ويقول إقرأ عليّاً منّي السلام، وقل لفاطمة ليس لك أن تضربي على يديه، ولا تلزمي بثوبه، فلمّا أتى رسول الله صلى الله عليه وآله منزل عليّ عليه السلام وجد فاطمة عليها السلام ملازمة لعليّ فقال لها يا بنيّة ما لك ملازمة لعليّ فقالت يا أبة باع الحائط الّذي غرسته له باثني عشر ألف درهم لم يحبس لنا منه درهماً نشتري به طعاماً، فقال يا بنيّة إنّ جبرائيل يقرئني من ربّي السلام ويقول إقرأ عليّاً من ربّي السلام، وآمرني أن أقول لك ليس لك أن تضربي على يديه ولا تلزمي بثوبه، قالت فاطمة أستغفر الله ولا أعود أبداً.

قالت فاطمة عليها السلام أنا جائعة وابناي جائعان، ولا أشكّ إلّا وأنّك مثلنا في الجوع لم يكن لنا منه درهم، وأخذت بطرف ثوب عليّ عليه السلام فقال عليّ عليه السلام يا فاطمة خلّيني، فقالت لا والله أو يحكم بيني وبينك أبي، فهبط جبرائيل عليه السلام على رسول الله صلى الله عليه وآله فقال يا محمّد ربّك يقرئك السلام ويقول إقرأ عليّاً منّي السلام، وقل لفاطمة ليس لك أن تضربي على يديه، ولا تلزمي بثوبه، فلمّا أتى رسول الله صلى الله عليه وآله منزل عليّ عليه السلام وجد فاطمة عليها السلام ملازمة لعليّ فقال لها يا بنيّة ما لك ملازمة لعليّ فقالت يا أبة باع الحائط الّذي غرسته له باثني عشر ألف درهم لم يحبس لنا منه درهماً نشتري به طعاماً، فقال يا بنيّة إنّ جبرائيل يقرئني من ربّي السلام ويقول إقرأ عليّاً من ربّي السلام، وآمرني أن أقول لك ليس لك أن تضربي على يديه ولا تلزمي بثوبه، قالت فاطمة أستغفر الله ولا أعود أبداً.

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راضی ہونا

جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کر لی اور حالات پرسکون ہوگئے تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے سفارش کی اور رضا کے طلب گار ہوئے تو آپ راضی ہوگئیں

کتاب شرح نهج البلاغة - ابن أبي الحديد - ج ٦ - الصفحة ١٩٦

facebook.com/Ahlesunnat Rad e Rafzia wa Khar

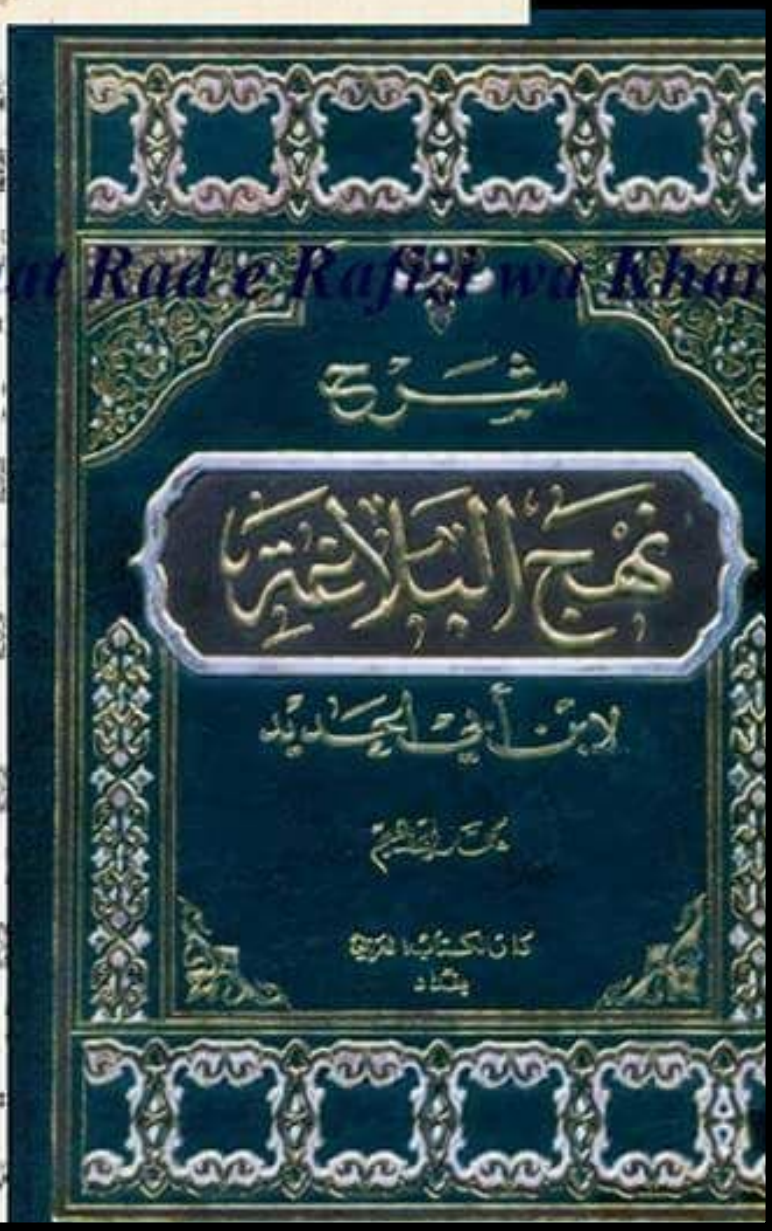

شرح نهج البلاغة (ج٦)

قال: وروى سعد بن إبراهيم أن عبد الرحمن بن عوف كان مع عمر ذلك اليوم، وأن محمد بن مسلمة كان معهم، وأنه هو الذي كسر سيف الزبير.

قال أبو بكر: وحدثني أبو زيد عمر بن شبة، عن رجاله، قال: جاء عمر إلى بيت فاطمة في رجال من الأنصار وغيرهم من المهاجرين، فقال: والذي نفسي بيده لتخرجن إلى البيعة أو لأحرقنها عليكم، فقام إليه الزبير مصلتا بالسيف فعثر فسقط السيف من يده، فوثب عليه الرجال فأخذوه، وقيل: بل أخذ السيف من يده، فضرب به عمر الحجر فكسره، ثم أخرجهم بالأيمان يساقون سوقاً عنيفاً، حتى بايعوا أبا بكر.

قال أبو زيد: وروى النضر بن شميل، قال: حمل سيف الزبير لما ندر من يده إلى أبي بكر وهو على المنبر يخطب، فقال: اضربوا به الحجر، قال أبو عمرو بن حماس: ولقد رأيت الحجر وفيه تلك الضربة، والناس يقولون: هذا أثر ضربة سيف الزبير.

قال أبو بكر: وأخبرني أبو بكر الباهلي، عن إسماعيل بن مجالد، عن الشعبي، قال: قال أبو بكر: يا عمر، أين خالد بن الوليد؟ قال: هو هذا، فقال: انطلقا إليهما - يعني علياً والزبير - فأتياني بهما، فانطلقا، فدخل عمر ووقف خالد على الباب من خارج، فقال عمر للزبير: ما هذا السيف؟ قال: أعددته لأبايع عليه علياً، قال: وكان في البيت ناس كثير، منهم المقداد بن الأسود وجمهور الهاشميين، فاختطف عمر السيف فضرب به صخرة في البيت فكسره، ثم أخذ بيد الزبير، فأقامه ثم دفعه فأخرجه، وقال: يا خالد، دونك هذا، فأمسكه خالد - وكان خارج البيت مع خالد جمع كثير من الناس، أرسلهم أبو بكر ردءا لهما - ثم دخل عمر فقال لعلي: قم فبايع، فتلكأ واحتبس، فأخذ بيده، وقال: قم، فأبى أن يقوم، فحمله ودفعه كما دفع الزبير، ثم أمسكهما خالد، وساقهما عمر ومن معه سوقاً عنيفاً، واجتمع الناس ينظرون، وامتلأت شوارع المدينة بالرجال، ورأت فاطمة ما صنع عمر، فصرخت وولولت، واجتمع معها نساء كثير من الهاشميات وغيرهن، فخرجت إلى باب حجرتها، ونادت: يا أبا بكر، ما أسرع ما أغرتم على أهل بيت رسول الله! والله لا أكلم عمر حتى ألقى الله.

قال: فلما بايع علي والزبير، وهدأت تلك الفورة، مشى إليها أبو بكر بعد ذلك فشفع لعمر، وطلب إليها فرضيت عنه.

قال أبو بكر: وحدثني المؤمل بن جعفر، قال: حدثني محمد بن ميمون، قال: حدثني داود بن المبارك، قال: أتينا عبد الله بن موسى بن عبد الله بن حسن بن حسن بن علي بن أبي طالب ونحن راجعون من الحج في جماعة، فسألناه عن مسائل، وكنت أحدث من سأله، فسأله عن أبي بكر وعمر، فقال: أجيبك بما أجاب به جدي عبد الله بن الحسن، فإنه سئل عن ذلك فقال: أمنا صديقة، ابنة نبي مرسل، وماتت وهي غضبى على قوم، فنحن غضاب لغضبها

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ناراض ہونا رافضیوں کی کتب سے ثبوت

کتاب علل شرائع و بشارۃ المصطفی و خوارزمی میں بسند ہائے معتبر روایت کی ہے ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے جب جعفر طیار رضی اللہ تعالی عنہ مدینہ میں آئے ایک کنیز کو بطور تحفہ اپنے بھائی علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس بھیجا اور وہ کنیز جناب امیر رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت کرتی تھی ایک دن جناب فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا گھر میں آئیں اور دیکھا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا سر اس کنیز کے دامن پر ہے جب یہ حالت ملاحظہ فرمائی متغیر ہو گئیں اور پوچھا اس کنیز کے ساتھ کیا تم نے کوئی تعلق کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا خدا کی قسم اے دختر محمد علیہ السلام میں نے اس کے ساتھ کوئی تعلق قائم نہیں کیا اب جو کچھ تم کو منظور ہو بیان کرو میں بجا لاؤں جناب سیدہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا مجھے میرے پدر بزرگوار کے گھر جانے کی اجازت دو جناب امیر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا میں نے اجازت دی

کتاب جلاء العیون - العلامة المجلسي - ج ١ - الصفحة ٢٣٠
کتاب الانوار النعمانية - السيد نعمة الله الجزائري - ج ١ - الصفحة ٨٥

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کا
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راضی ہونا
رافضیوں کی کتب سے ثبوت

جب حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی بیعت کر لی اور حالات پرسکون ہوگئے تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے سفارش کی اور رضا کے طلب گار ہوئے تو آپ راضی ہوگئیں

کتاب بحار الأنوار - العلامة المجلسي - ج ٢٨ - الصفحة ٣٥٨

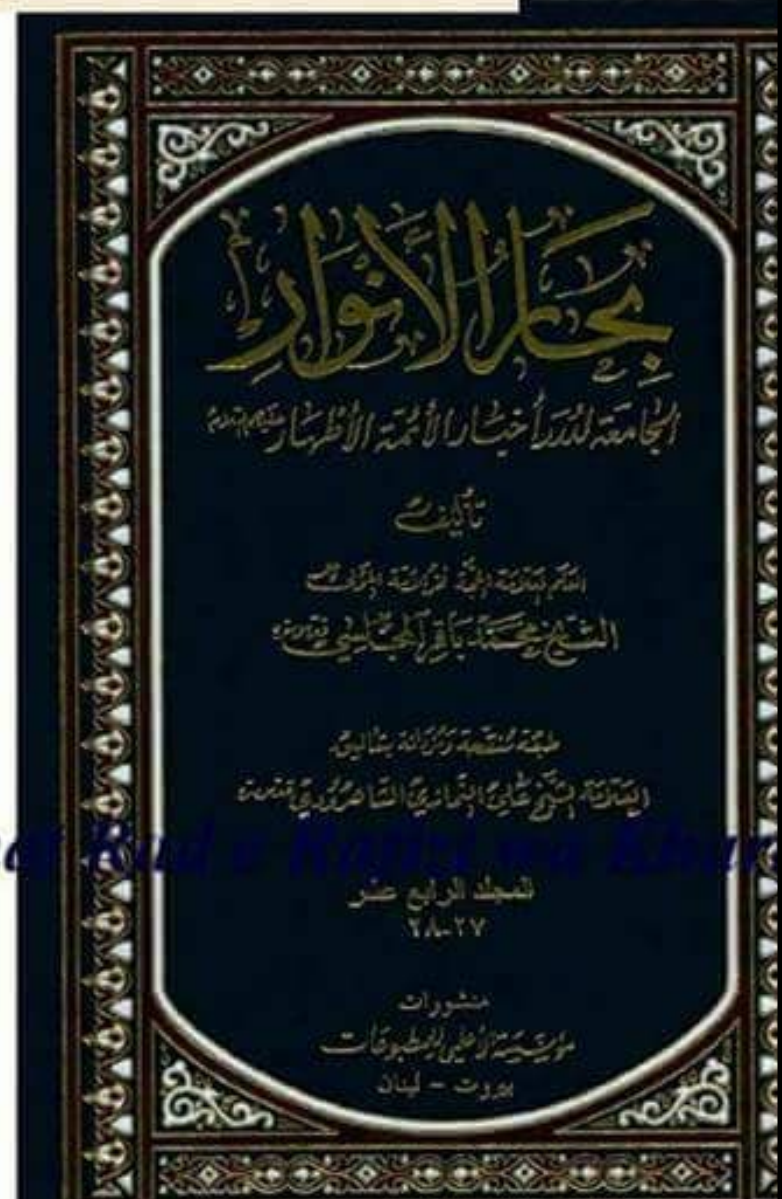

٣٥٨ بحار الأنوار/ج٢٨

وروى أيضاً عن الجوهري عن أبي بكر الباهلي عن إسماعيل بن مجالد عن الشعبي قال: قال أبو بكر: يا عمر أين خالد بن الوليد؟ قال: هو هذا، فقال انطلقا إليهما يعني علياً عليه السلام والزبير، فأتياني بهما، فدخل عمر، ووقف خالد على الباب من خارج فقال عمر للزبير: ما هذا السيف؟ قال أعددته لأبايع علياً، قال: وكان في البيت ناس كثير منهم المقداد بن الأسود وجمهور الهاشميين فاخترط عمر السيف، فضرب به صخرة في البيت فكسره، ثم أخذ بيد الزبير فأقامه ثم دفعه فأخرجه وقال: يا خالد دونك هذا، فأمسكه خالد، وكان في الخارج مع خالد جمع كثير من الناس أرسلهم أبو بكر رداً لهما، ثم دخل عمر فقال لعلي عليه السلام قم فبايع فلسنا واحبسي فأخذ بيده فقال: قم فإني أن يقوم فحمله ودفعه كما دفع الزبير ثم أمسكهما خالد وساقهما عمر ومن معه سوقاً عنيفاً واجتمع الناس ينظرون، وامتلأت شوارع المدينة بالرجال، ورأت فاطمة عليها السلام ما صنع عمر، فصرخت وولولت، واجتمعت معها نسوة كثيرة من الهاشميات وغيرهن، فخرجت إلى باب حجرتها ونادت يا أبا بكر ما أسرع ما أخرتم على أهل بيت رسول الله، والله لا أكلم عمر حتى ألقى الله، قال: فلما بايع علي عليه السلام والزبير، وهدأت تلك الفورة، مشى إليها أبو بكر بعد ذلك، فشفع لعمر وطلب إليها فرضيت عنه.

قال ابن أبي الحديد بعد إيراد تلك الأخبار والصحيح عندي أنها ماتت وهي واجدة على أبي بكر وعمر وأنها أوصت أن لا يصلّيا عليها وذلك عند أصحابنا من الصغائر المغفورة لهما، وكان الأولى بهما إكرامها، واحترام منزلتها، لكنهما خافا الفرقة، وأشفقا الفتنة! ففعلا ما هو الأصلح بحسب ظنهما، وكانا من الدين وقوة اليقين بمكان مكين... ومثل هذا لو ثبت خطأ لم تكن كبيرة، بل كان من باب الصغائر التي لا تقتضي التبري ولا توجب التولي[1].

٥٤ - وقال في موضع آخر من الكتاب المذكور بعد ذكر قصة عبّار بن الأسود وأن رسول الله صلى الله عليه وآله أباح دمه يوم فتح مكة، لأنه روّع زينب بنت رسول الله صلى الله عليه وآله بالرمح، وهي

facebook.com/Ahlesunnat Radio Network

قال: قرأت هذا الخبر على النقيب أبي جعفر فقال: إذا كان رسول الله صلى الله عليه وآله أباح دم عبّار لأنه روّع زينب فألقت ذا بطنها، فظاهر الحال أنه لو كان حياً لأباح دم من روّع فاطمة عليها السلام حتى ألقت ذا بطنها، فقلت: أروي عنك ما يقوله قوم إن فاطمة عليها السلام روّعت فألقت المحسن؟ فقال لا تروه عني ولا ترو عني بطلانه، فإني متوقف في هذا الموضع لتعارض الأخبار عندي فيه[2].

٥٥ - وروى في موضع آخر عن محمد بن جرير الطبري أن رسول اجتمعت الأنصار في سقيفة بني ساعدة، وأحرجوا سعد بن عبادة

(١) شرح نهج البلاغة، ج ٦ ص ٢٠٩. (٢) شرح نهج البلاغة، ج

شیعہ کی قدیم ترین کتاب "سلیم بن قیس"

✅ سیدہ فاطمہ کی وفات کی خبر پورے مدینے کو ہوگئی تھی۔

❌ شیعہ کا یہ اعتراض بھی باطل ہے کہ خاتون جنت کا جنازہ خاموشی میں رات کے اندھیرے میں صرف حضرت علی نے پڑھا تھا۔

✅ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق نے نہ صرف تعزیت کی تھی بلکہ جنازہ میں شریک بھی ہوئے تھے۔

خاتونِ جنتؑ کی رحلت

ابن عباس کہتے ہیں کہ اس روز حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے انتقال فرمایا۔ یہ سن کر مدینہ زن و مرد کے گریہ و بکاء اور آہ و فغاں سے کانپ اٹھا۔ اور لوگوں پر اس طرح دہشت طاری ہوگئی، جیسے اس دن طاری ہوئی تھی جس دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جہان فانی سے رخصت ہوئے تھے۔ پس ابوبکر و عمر نے آ کر علی مرتضیٰ علیہ السلام کو تعزیت دی اور کہنے لگے: اے ابوالحسن! آپ ہم سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دختر کی نماز جنازہ نہ پڑھیں۔ جب رات ہوئی تو علی مرتضیٰؑ نے عباس، فضل، مقداد، سلمان، ابوذر اور عمار کو بلایا۔ عباس نے نماز ادا کی۔ اور آپ نے دفن کر دیا، جس میں سب شریک تھے۔

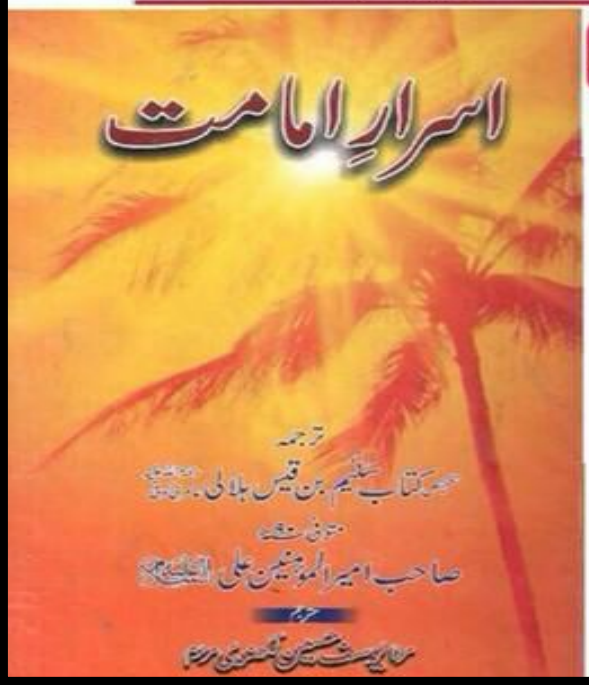

شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے حضرت ابوبکر کو سیدہ کی وفات کے متعلق خبر نہیں پہنچائی تھی، یعنی وہ یہ تاثر دیتے ہیں کہ حضرت ابوبکر کو معلوم ہی نہیں تھا کہ سیدہ وفات پا چکی ہیں۔!! جبکہ شیعہ کی قدیم ترین کتاب سلیم بن قیس میں اس کا رد موجود ہے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ صرف ۷ شخصوں نے پڑھا

ملا باقر مجلسی اپنی کتاب جلاء العیون صفحہ نمبر ۲۵۴ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عبارت نقل کرتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں صرف ۷ لوگ تھے جن کے نام سلمان،مقدار،عمار،حذیفہ و عبد اللہ بن مسعود اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے امام تھے

فاطمہ پر نماز پڑھے۔ ایضاً روایت کی ہے از حضرت جناب امیر و من جناب سید سے فارغ ہوئے چند حضرت سعد
دردوالم انشا فرمائے کہ مضمون ان کا یہ ہے۔ دو دوستوں کی یکجائی آخر جدائی منتہی ہوتی ہے اور ہر مصیبت غیر
از مرگ کے نزدیک مرگ کے ناچیز ہے۔ اور جناب فاطمہؑ کا جانا بعد جناب رسول خداؐ کے میرے سامنے اس پر دلیل
ہے کہ کسی کی دوستی باقی نہیں رہتی اور جلد ہوگا کہ نام میرا بھی لوگوں کے درمیان سے اٹھ جائے۔ اور میری دوستی
کو فراموش کریں اور میرے بعد میرے دوست کے لئے دو سہ دوست بہم پہنچے۔ ایضاً جناب امیرؑ سے
روایت ہے۔ سات شخصوں نے جناب فاطمہؑ پر نماز پڑھی۔ ابوذر۔ سلمان۔ مقداد۔ عمار۔ حذیفہ و عبداللہ بن

محمد عمیر

جلاء العیون

کو فراموش کریں اور میرے بعد میرے دوست کے لئے دو سہ دوست بہم پہنچے۔ ایضاً جناب امیرؑ سے
روایت ہے۔ سات شخصوں نے جناب فاطمہؑ پر نماز پڑھی۔ ابوذر۔ سلمان۔ مقداد۔ عمار۔ حذیفہ و عبداللہ بن

مسعود ان میں ان کا امام تھا

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر 260756, 260509

مسعود ان میں ان کا امام تھا شیخ طوسیؒ نے بسند معتبر روایت کی ہے۔ کہ جناب صادق سے سوال کیا کہ سب سے
پہلے کس کے لئے نعش بنائی گئی۔ فرمایا۔ جناب فاطمہؑ کے لئے ایضاً بسند معتبر جناب صادق سے روایت
کی ہے کہ پہلے نعش جو اسلام میں بنائی گئی۔ نعش جناب فاطمہؑ تھی اور سبب اس کے بنانے کا یہ تھا۔ کہ جب جناب
فاطمہؑ بیمار تھیں۔ وہ بیماری جس میں دنیا سے رحلت کی اسماء بنت عمیس سے کہا۔ اے اسماء میں نحیف و ضعیف ہو
گئی ہوں۔ اور گوشت میرے بدن کا گھل گیا ہے۔ کیا تم کوئی چیز ایسی بنا سکتی ہو۔ جس سے میرا جسم مردوں سے
پوشیدہ رہے۔ اسماء نے عرض کی۔ جب میں حبشہ میں تھی۔ میں نے ان کو ایک قسم کی نعش بناتے دیکھا تھا۔
اگر آپ فرمائیں۔ تو میں بنا کر دکھاؤں۔ جناب فاطمہؑ نے فرمایا۔ ہاں بناؤ۔ یہ سن کر اسماء بنت عمیس ایک تخت
لائیں۔ اور اس کو اوندھا کر کے شاخہائے خرما پا بالائے تخت میں باندھے اور اس پر ایک کپڑا ڈال کر عرض کیا۔
اس طرح سے بناتے ہیں۔ یہ دیکھ کر جناب فاطمہؑ نے فرمایا۔ ایسی ہی نعش میرے واسطے بھی بناؤ۔ اور میرا جسم
مردوں سے چھپاؤ تا کہ خدا تعالیٰ رحم کرے اس چیز سے جو ہمارے بعد [illegible]

یہ ایک طویل روایت ہے جس میں سیدۃ نسآء اہل الجنۃ فاطمۃ البتول علی ابیہا و علیہا افضل الصلاۃ و احسن السلام کے زھد و تقوی کی بے حرمتی کی گئی ہے

سیدنا علیؓ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ایک باغ ملا تھا جسے انہوں بیچ کر فقراء و مساکین میں تقسیم کر دیا جس پر سیدۃ نسآء اہل الجنۃ فاطمہؓ ناراض ہوئیں اور سیدنا علیؓ کے کپڑے کو پکڑا اور انکے ہاتھوں پر بھی مارا رقم الروایۃ : ۱۰

کتاب الرافضۃ الامالی و المجالس للشیخ الصدوق الصفحات ۷۱:۷۰:۶۹:۴۶۸

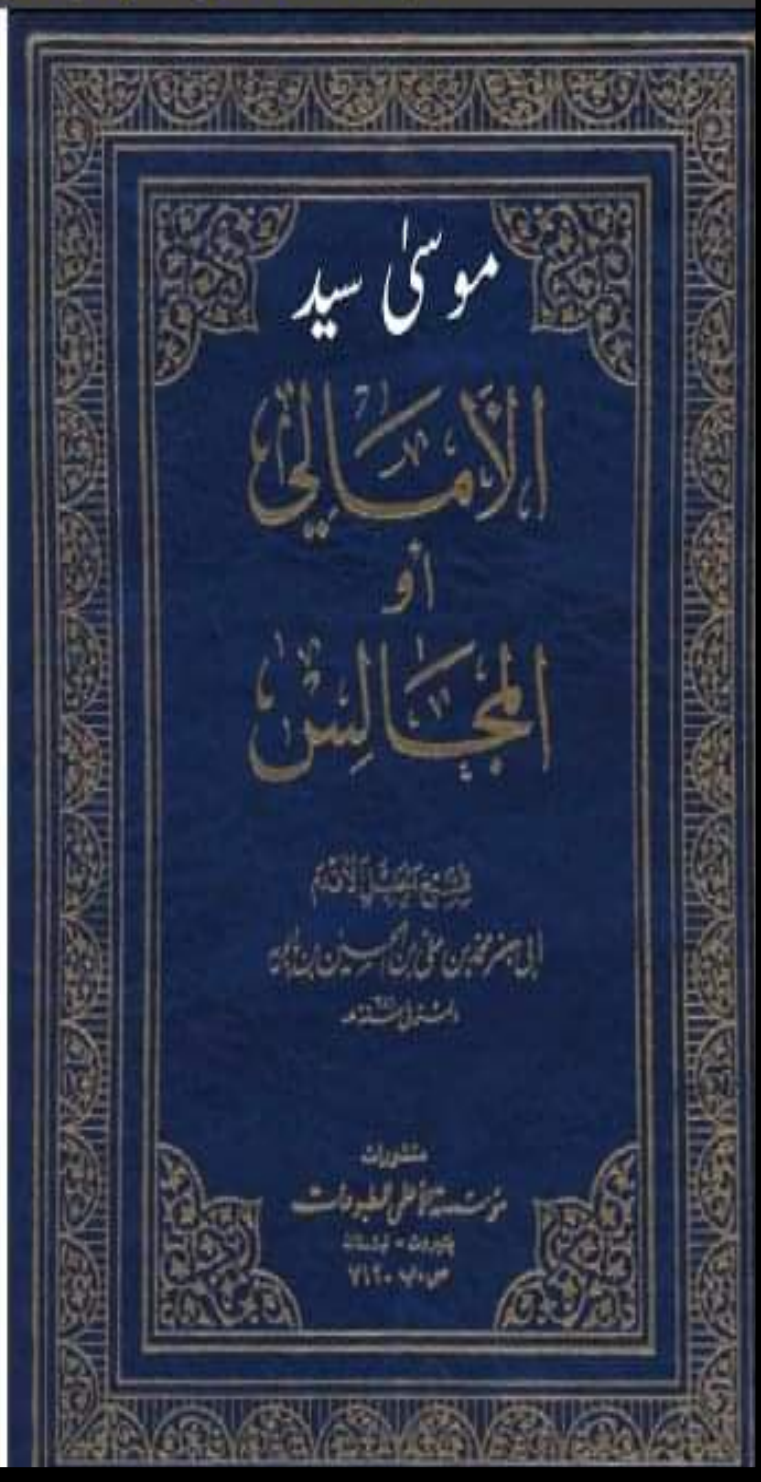

صدوق -٤٦٧-

الجهاد الاكبر قيل يا رسول الله و ماالجهاد الاكبر قال جهاد النفس ثم قال ﷺ افضل الجهاد من جاهد نفسه التي بين جنبيه

٩ - حدثنا جعفر بن محمد بن مسرور (رض) قال حدثنا الحسين بن محمد بن عامر عن عمه عبدالله بن عامر عن محمد بن ابي عمير عن ابان بن عثمان عن الصادق جعفر بن محمد (ع) قال عاد رسول الله سلمان الفارسي (ره) في علته فقال له سلمان ان لك في علتك ثلاث خصال انت من الله عزوجل بذكر و دعائك فيه مستجاب و لا تجعل علة عليك ذنبا الا حطته متعك الله بالعافية الى انقضاء اجلك

١٠ - حدثنا احمد بن زياد بن جعفر الهمداني (رض) قال حدثنا علي بن سهل بن اسمعيل الدينوري قال حدثنا زيد بن اسمعيل الصائغ قال حدثنا معوية بن هشام عن سفيان عن عبدالملك بن عمير عن خالد بن ربعي قال ان امير المؤمنين ﷺ دخل مكة في بعض حوائجه فوجد اعرابيا متعلقا باستار الكعبة و هويقول ياصاحب البيت ياصاحب البيت يابيت الضيف ضيفك و لكل ضيف من ضيفه قرى فاجعل قراي منك الليلة المغفرة فقال امير المؤمنين ﷺ لاصحابه اما تسمعون كلام الاعرابي قالوا نعم فقال الله اكرم من ان يرد ضيفه قال فلما كان الليلة الثانية و جدم متعلقا بذلك الركن وهويقول يا عزيزاً في عزك فلا اعزمنك في عزك اعزني بعزعزك الذي عز لا يعلم احد كيف هوا توجه اليك و اتوسل اليك بحق محمد و آل محمد عليك اعطني مالا يعطيني احد غيرك و اصرف عني مالا يصرفه احد غيرك قال فقال امير المؤمنين ﷺ لاصحابه هذا والله الاسم الاكبر

جهاد اصغر را انجام داده و جهاد اكبر برعهده آنهااست عرض شد يارسول‌الله جهاد اكبر كداست ؟ فرمود جهاد با نفس سپس فرمود بهترين جهاد از كسي است كه با نفس خود كه ميان دوپهلو دار جنگد .

٩ - امام صادق ع فرمود رسول خدا سلمان فارسي را در بيماريش عيادت كرد و فرمود اى سلمان تورا دربيماري سه فضيلت است درياد دعاى ودعا بامستجاب است و گناهت را بريزد تورا تامردن عافيت بخشد .

١٠ - خالد بن ربعي گويد امير المؤمنين ع براى كارى بمكه رفت يك عرب بيابانى را ديد كه پرده خانه كعبه چسبيده و ميگويد اى صاحبخانه خانه خانه تواست و مهمان مهمان تو و هرمهمانى حق پذيرائى از ميزبانش دارد امشب بآمرزش مرا پذيرائى كن امير المؤمنين باصحابش فرمود سخن اين اعرابى را نشنويد ؟ گفتند چرا فرمود خدا كريمتر از آنست كه مهمان خود را براند گويد شب دوم او را ديد كه بركن چسبيده و ميگويد اى عزيزيكه از تو عزيز تر نيست مرا بعزت خودعزتى ده كه كسى نداند چونست بتو رو كردم و توسل جستم بحق محمد و آل محمد بر تو بخدا بين آنچه

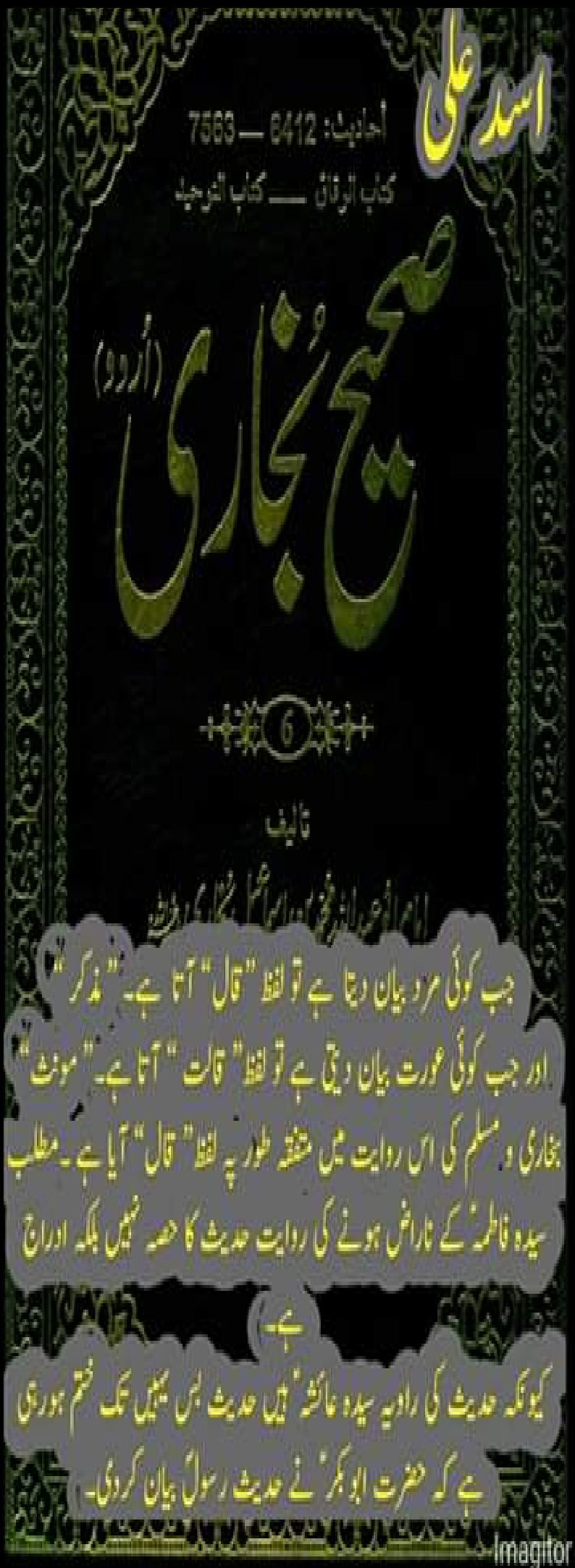

فائدہ: جس وقت علم اور علماء نہیں رہیں گے تو جہالت عام ہوگی۔ اس وقت گفتگو کا دارومدار صرف ظن و تخمین پر ہوگا۔ ایسے لوگوں کی زبانوں پر جھوٹ جلدی جاری ہوتا ہے۔ جب کسی کو قرآن و حدیث کا علم نہیں ہوگا تو اپنے گمان سے فیصلے کرے گا، اس طرح علم فرائض بھی ان کی بھینٹ چڑھ جائے گا۔

(۳) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»

باب 3- نبی ﷺ کے ارشاد: "ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہمارا ترکہ صدقہ ہوتا ہے" کا بیان

٦٧٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَيْهِمَا مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُمَا مِنْ خَيْبَرَ. (راجع: ٢٠٩١)

(6725) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، وہ رسول اللہ ﷺ کے ترکے سے اپنا وراثتی حصہ طلب کرتے تھے، یعنی یہ دونوں فدک کی زمین اور خیبر سے اپنے حصے کا مطالبہ کرتے تھے۔

٦٧٢٦ - فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ». قَالَ أَبُو

(6726) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: "ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم چھوڑیں وہ سب صدقہ ہے۔

فتح الباری: 12/7

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَكْرٍ: وَاللهِ لَا أَدَعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ، قَالَ: فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ، فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى مَاتَتْ. (راجع: ٢٠٩٣)

بلاشبہ حضرت محمد ﷺ کے اہل خانہ صرف اسی مال میں سے اپنے اخراجات پورے کریں گے۔" حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مزید کہا: اللہ کی قسم! میں کوئی ایسی بات نہیں ہونے دوں گا بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کام کرتے دیکھا میں بھی وہی کچھ کروں گا۔ اس وضاحت کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے مفارقت اختیار کر لی اور اپنی موت تک ان سے کلام نہ کیا۔

٦٧٢٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ». (راجع: ١٠٢٤)

(6727) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہمارا کوئی وارث نہیں بن سکتا، ہم جو کچھ بھی چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔"

Imagitor

اسد علی

أحاديث: 6412 — 7563

كتاب الرقاق — كتاب التوحيد

صحیح بخاری (اردو)

6

تالیف

امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

جب کوئی مرد بیان دیتا ہے تو لفظ "قال" آتا ہے۔ "مذکر" اور جب کوئی عورت بیان دیتی ہے تو لفظ "قالت" آتا ہے۔ "مونث" بخاری و مسلم کی اس روایت میں متفقہ طور پہ لفظ "قال" آیا ہے۔ مطلب سیدہ فاطمہؓ کے ناراض ہونے کی روایت حدیث کا حصہ نہیں بلکہ ادراج ہے۔

کیونکہ حدیث کی راویہ سیدہ عائشہؓ ہیں حدیث بس یہیں تک ختم ہو رہی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے حدیث رسولؐ بیان کر دی۔

Imagitor